عکسی

مدنی مکمل

بہشتی زیور

گیارہ حصے

باضافہ جدید کشیدہ کاری

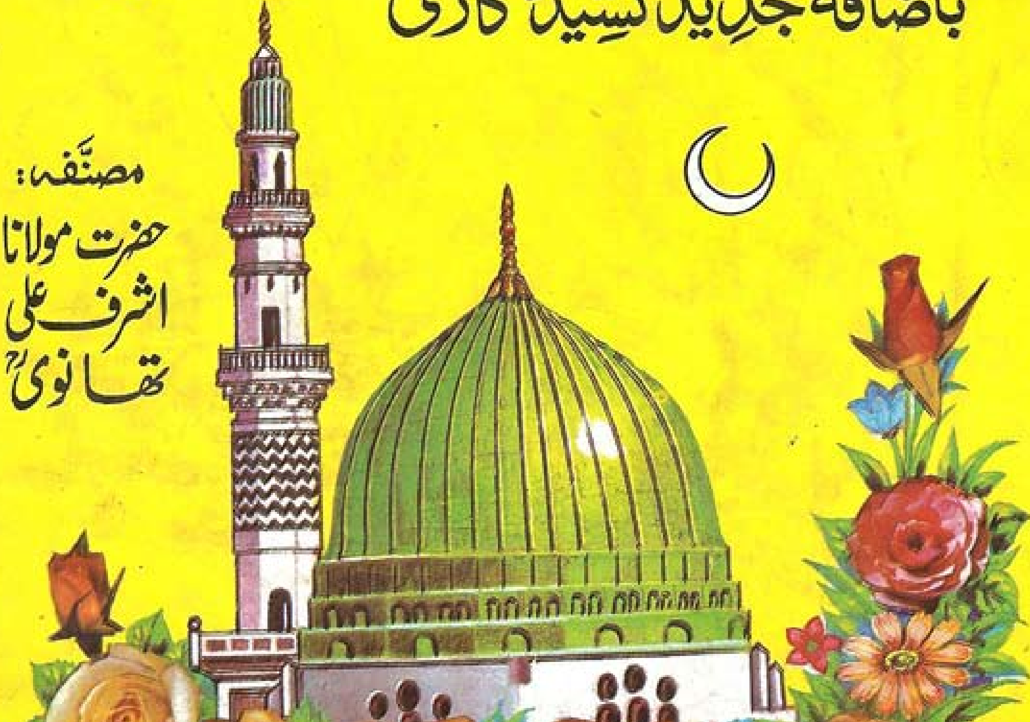

مصنفہ:
حضرت مولانا
اشرف علی
تھانویؒ

ناشر
مقیم بک ڈپو، ۱۳۴۷، بازار چتلی قبر دہلی ۶

فالصّٰلحٰت قٰنتٰتٌ حٰفظٰتٌ لِّلغیب بما حفظ اللہ ط

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اصلی بہشتی زیور مکمل اشرفی عکسی

حصہ اوّل ۱

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیتِ اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

جسیم بکڈپو

۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

"جملہ حقوق محفوظ ہیں"

کتاب ——— بہشتی زیور
تصنیف ——— حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ
ناشر ———
تعداد ———
بار اوّل ———
صفحات ———
قیمت ———
طابع ———

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ
نیک بیبیاں فرماں بردار رہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو
اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اشرفی اصلی بہشتی زیور مکمل عکسی

کامل

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیتِ اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مُصنّفہ: حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

جسیم بُک ڈپو
٤٠١، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ١١٠٠٠٦

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ اوّل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱۷	تیسری کہانی	۴۱
اصلی انسانی زیور	۲۱	چوتھی کہانی	۴۲
مفرد حروف کی صورت	۲۲	عقیدوں کا بیان	۴۳
مہینوں کے نام	۲۷	فصل	۴۹
جُملے	؍	کفر اور شرک کی باتوں کا بیان	؍
قواعد مخصوصہ	۲۸	بدعتوں اور بُری رسموں کا بیان	۵۰
حرکات وسکنات	۳۰	بعضے بڑے بڑے گناہ جن کے کرنے والے پر بہت سختی آئی ہے	۵۱
خط لکھنے کا بیان	۳۱		
بڑوں کے القاب	۳۲	گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان	؍
چھوٹوں کے القاب	۳۳	عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان	۵۲
شوہر کے القاب	؍	وضو کا بیان	؍
بیوی کے القاب	۳۴	وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۵۵
باپ کے نام خط	؍	غسل کا بیان	۵۹
بیٹی کے نام خط	؍	کس پانی سے غسل کرنا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں	۶۱
بیٹی کی طرف سے خط کا جواب	۳۶	کنوئیں کا بیان	۶۳
بھانجی کے نام خط	۳۷	جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۶۶
خط کے پتے لکھنے کا طریقہ	۳۸	تیمم کا بیان	۶۷
گنتی	۳۹	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۷۱
سچی کہانیاں	۴۰	جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان	۷۴
دوسری کہانی	؍		

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ دوم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نجاست کے پاک کرنے کا بیان	۷۸	نماز کے وقتوں کا بیان	۸۵
استنجے کا بیان	۸۲	نماز کی شرطوں کا بیان	۸۷
نماز کا بیان	۸۴	نیت کرنے کا بیان	۸۸

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان	۸۹	سجدۂ سہو کا بیان	۱۰۵
فرض نماز کے پڑھنے کے طریقہ کا بیان	؍	سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۰۹
قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۹۳	بیمار کی نماز کا بیان	۱۱۲
نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان	۹۴	مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۴
جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان	۹۵	گھر میں موت ہوجانے کا بیان	۱۱۷
		نہلانے کا بیان	۱۱۸
جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان	۹۷	کفنانے کا بیان	۱۲۰
		مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ	۱۲۲
نماز وتر کا بیان	۹۸	حیض اور استحاضہ کا بیان	۱۲۲
سنّت اور نفل نمازوں کا بیان	۹۹	حیض کے احکام	۱۲۴
فصل، دن میں نفل پڑھنے کے متعلق	۱۰۱	استحاضہ اور معذور کے احکام	۱۲۶
استخارہ کی نماز کا بیان	۱۰۲	نفاس کا بیان	۱۲۷
نماز توبہ کا بیان	۱۰۳	نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان	۱۲۸
قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان	؍	جوان ہونے کا بیان	۱۲۹

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ سوم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
روزے کا بیان	۱۳۲	جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان	۱۴۳
رمضان شریف کے روزہ کا بیان	۱۳۳	جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان	۱۴۴
چاند دیکھنے کا بیان	۱۳۴	فدیہ کا بیان	۱۴۵
قضا روزے کا بیان	۱۳۵	اعتکاف کا بیان	۱۴۷
نذر کے روزے کا بیان	۱۳۶	زکوٰۃ کا بیان	؍
نفل روزے کا بیان	۱۳۷	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۱۵۱
جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان	۱۳۸	پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان	۱۵۳
		جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کا بیان	۱۵۴
		صدقۂ فطر کا بیان	۱۵۷
سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان	۱۴۱	قربانی کا بیان	۱۵۸
کفارے کا بیان	۱۴۲	عقیقہ کا بیان	۱۶۳

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حج کا بیان	۱۶۴	کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۴
زیارتِ مدینہ کا بیان	۱۶۶	دین سے پھر جانے کا بیان	۱۷۵
منت ماننے کا بیان	〃	ذبح کرنے کا بیان	۱۷۶
قسم کھانے کا بیان	۱۶۹	حلال وحرام چیزوں کا بیان	۱۷۷
قسم کے کفارے کا بیان	۱۷۱	نشہ کی چیزوں کا بیان	۱۷۸
گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۲	چاندی سونے کے برتنوں کا بیان	〃
کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۳	لباس اور پردہ کا بیان	〃
نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان	〃	متفرقات	۱۸۱
بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۴	کوئی چیز پڑی پانے کا بیان	۱۸۳
روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان	〃	وقف کا بیان	۱۸۴

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ چہارم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نکاح کا بیان	۱۸۶	کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان	۲۰۶
جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان	۱۸۷	بیمار کے طلاق دینے کا بیان	۲۰۷
ولی کا بیان	۱۸۹	طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان	۲۰۸
کون لوگ اپنے میل کے اور اپنے برابر کے ہیں اور کون برابر کے نہیں	۱۹۳	بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان	۲۱۰
مہر کا بیان	۱۹۴	خلع کا بیان	۲۱۱
مہر مثل کا بیان	۱۹۷	بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان	۲۱۳
کافروں کے نکاح کا بیان	۱۹۸	ظہار کے کفارہ کا بیان	۲۱۴
بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان	〃	لعان کا بیان	۲۱۵
دودھ پینے اور پلانے کا بیان	۱۹۹	میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان	۲۱۵
طلاق کا بیان	۲۰۱	عدت کا بیان	۲۱۶
طلاق دینے کا بیان	۲۰۲	موت کی عدت کا بیان	۲۱۷
رخصتی سے پہلے طلاق ہوجانے کا بیان	۲۰۴	سوگ کرنے کا بیان	۲۱۸
تین طلاق دینے کا بیان	۲۰۵	روٹی کپڑے کا بیان	۲۱۹

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
رہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان	۲۲۱	اُدھار لینے کا بیان	۲۲۸
لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان	۲۲۲	پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں	۲۲۹
اولاد کی پرورش کا بیان	۲۲۳		
بیچنے اور مول لینے کا بیان	۲۲۴	بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان	۲۳۱
قیمت کے معلوم ہونے کا بیان	۲۲۶	سودے میں عیب نکل آنے کا بیان	〃
سودا معلوم ہونے کا بیان	۲۲۷	بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان	۲۳۳

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ پنجم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نفع لے کر یا دام کے دام بیچنے کا بیان	۲۳۸	اجارہ توڑ دینے کا بیان	۲۶۵
سودی لین دین کا بیان	۲۳۹	بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان	〃
چاندی سونے اور اس کی چیزوں کا بیان	۲۴۰	شرکت کا بیان	۲۶۶
جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کا بیان	۲۴۳	ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان	۲۶۸
بیع سلم کا بیان	۲۴۶	گروی رکھنے کا بیان	〃
قرض لینے کا بیان	۲۴۸	وصیت کا بیان	۲۶۹
کسی کی ذمہ داری لینے کا بیان	۲۴۹		
اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان	۲۵۰	تجوید یعنی قرآن مجید کو سنبھال کر صحیح پڑھنے کا بیان	۲۷۳
کسی کو وکیل کر دینے کا بیان	۲۵۱		
وکیل کو برطرف کر دینے کا بیان	۲۵۳	استاد کے لئے ضروری ہدایات	۲۷۷
مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام	〃	شوہر کے حقوق کا بیان	۲۷۸
امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان	۲۵۴	میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ	۲۷۹
مانگے کی چیز کا بیان	۲۵۷	اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ	۲۸۲
ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان	۲۵۸	کھانے کا طریقہ	۲۸۵
بچوں کو دینے کا بیان	۲۶۰	محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ	〃
دے کر پھیر لینے کا بیان	۲۶۱	حقوق کا بیان	〃
کرایہ پر لینے کا بیان	۲۶۲	عام مسلمانوں کے حقوق	۲۸۶
اجارہ فاسدہ کا بیان	۲۶۳	ہمسایہ کے حقوق	۲۸۷
تاوان لینے کا بیان	۲۶۴	محتاجوں کے حقوق	〃

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
جو حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں	۲۸۷	ضمیمہ اصلی بہشتی زیور	۲۸۸
حیوانات کے حقوق	″	اضافہ : مولوی محمد رشید صاحب	۲۹۴
ضروری بات	۲۸۸	(مدرس مدرسہ جامع العلوم)	
اطلاع اور ضروری اصلاح	″		

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ششم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ناچ کا بیان	۲۹۶	حضرت فاطمہ زہرا رضی کا نکاح	۳۳۵
کتا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان	۲۹۸	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا نکاح	۳۳۶
آتش بازی کا بیان	″	شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ	۳۳۷
شطرنج، تاش، گنجفہ، چوسر، کنکوے وغیرہ کا بیان	″	بیوہ کے نکاح کا بیان	۳۳۸
بچوں کا بیچ میں سے سر کھلوانے کا بیان	۲۹۹	تیسرا باب	۳۳۹
باب دوسرا		فاتحہ کا بیان	″
ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ جائز سمجھتے ہیں	″	ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں۔	۳۴۵
بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان	۳۰۰	رمضان شریف کی بعض رسموں کا بیان	۳۴۸
عقیقے کی رسموں کا بیان	۳۰۵	عید کی رسموں کا بیان	۳۴۹
ختنہ کی رسموں کا بیان	۳۰۶	بقرعید کی رسموں کا بیان	″
مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان	۳۰۸	ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان	۳۵۰
تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان	″	ربیع الاول یا اور کسی وقت میں مولود شریف کا بیان	″
منگنی کی رسموں کا بیان	۳۱۲	رجب کی رسموں کا بیان	۳۵۱
بیاہ کی رسموں کا بیان	۳۱۴	شب برات کا حلوہ اور محرم کا کھچڑا اور شربت	″
مہر زیادہ بڑھانے کا بیان	۳۳۴	تبرکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا	۳۵۲
نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے نکاح کا بیان	۳۳۵		

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ہفتم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
عبادتوں کا سنوارنا	۳۵۶	دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج	۳۶۸
وضو اور پاکی کا بیان	″	کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج	۳۶۹
نماز کا بیان	″	نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اسکا علاج	۳۷۰
موت اور مصیبت کا بیان	۳۵۷	غرور شیخی کی برائی اور اس کا علاج	″
زکوٰۃ اور خیرات کا بیان	″	اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج	۳۷۱
روزہ کا بیان	″		
قرآن مجید کی تلاوت کا بیان	″	نیک کام دکھلانے کے لئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج	″
دعا و ذکر کا بیان	۳۵۸		
قسم و منت کا بیان	۳۵۹	ضروری بات بتلانے کے قابل	″
برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان	″	ایک اور ضروری کام کی بات	۳۷۲
نکاح کا بیان	۳۶۰	توبہ اور اس کا طریقہ	″
کسی کو تکلیف دینے کا بیان	۳۶۱	خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ	″
عادتوں کا سنوارنا۔ کھانے پینے کا بیان	″	اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ	″
پہننے اوڑھنے کا بیان	۳۶۲	صبر اور اس کا طریقہ شکر اور اس کا طریقہ	۳۷۳
بیماری اور علاج کا بیان	۳۶۳	خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اسکا طریقہ	۳۷۴
خواب دیکھنے کا بیان	″	خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ	″
سلام کرنے کا بیان	۳۶۴	خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ	″
بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کا بیان	″	سچی نیت اور اس کا طریقہ	″
سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان	″	مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان کرنا اور اس کا طریقہ	″
زبان کے بچانے کا بیان	۳۶۵	قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانا۔ نماز میں دل لگانا	۳۷۵
متفرق باتوں کا بیان	۳۶۶	پیری مریدی کا بیان	″
دل کا سنوارنا		پیری مریدی کے متعلق تعلیم	″
زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج		مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہئے	۳۷۸
زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج	۳۶۷	نیت خالص رکھنا	۳۸۰
غصہ کی برائی اور اس کا علاج	″	سنانے اور دکھلانے کے واسطے کام کرنا	″
حسد کی برائی اور اس کا علاج	۳۶۸		

مضمون	صفحہ
قرآن اور حدیث کے حکم پر چلنا	۳۸۰
نیک کام کی یا بری بات کی بنیاد ڈالنا	۳۸۱
دین کا علم ڈھونڈنا	〃
دین کا مسئلہ چھپانا۔ مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا	〃
پیشاب سے احتیاط نہ کرنا	〃
وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا مسواک کرنا	۳۸۲
وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا	〃
عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا۔ نماز کی پابندی	〃
اول وقت نماز پڑھنا	۳۸۳
نماز کو بری طرح پڑھنا	〃
نماز میں اوپر یا ادھر اُدھر دیکھنا	〃
نمازی کے سامنے سے نکلنا	〃
نماز جان کر قضا کرنا	〃
قرض دے دینا	۳۸۴
غریب قرضدار کو مہلت دیدینا۔ قرآن مجید پڑھنا	〃
اپنی جان اور اولاد کو کوسنا	〃
حرام مال کمانا اور اس کا کھانا	〃
دھوکا کرنا۔ قرض لینا	۳۸۵
مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا	〃
سود لینا یا دینا۔ کسی کی زمین دبا لینا	〃
مزدوری فوراً دے دینا۔ اولاد کا مرجانا	۳۸۶
غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا	〃
عورت کا باریک کپڑا پہننا	〃
عورت کا مردوں کی سی وضع وصورت بنانا	〃
شان دکھانے کو کپڑا پہننا	۳۸۷
کسی پر ظلم کرنا۔ رحم اور شفقت کرنا	〃
اچھی باتیں دوسروں کو بتلانا اور بری باتوں سے منع کرنا۔	〃

مضمون	صفحہ
مسلمان کا عیب چھپانا	۳۸۸
کسی کی ذلت اور نقصان پر خوش ہونا	〃
کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا	〃
چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا	〃
ماں باپ کا خوش رکھنا	〃
رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا	۳۸۹
بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا	〃
پڑوسی کو تکلیف دینا	〃
مسلمان کا کام کر دینا۔ شرم اور بے شرمی	〃
خوش خلقی اور بدخلقی۔ نرمی اور روکھاپن	۳۹۰
کسی کے گھر میں جھانکنا	〃
کنسوئیں لینا۔ غصہ کرنا	〃
بولنا چھوڑنا۔ کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا۔ کسی مسلمان کو ڈرا دینا	۳۹۱
مسلمان کا عذر قبول کرنا	〃
غیبت کرنا۔ چغلی کھانا۔ کسی پر بہتان لگانا	۳۹۲
کم بولنا۔ اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا	〃
اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا۔ سچ بولنا اور جھوٹ بولنا۔ ہر ایک کے منہ پر اس کی سی بات کہنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا۔ ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو۔	۳۹۳
راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا	۳۹۴
وعدہ اور امانت پورا کرنا	〃
کسی غیب کے حال بتانے والے کے پاس جانا	〃
کتا پالنا یا تصویر رکھنا	〃
بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا	۳۹۵
کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا	〃

مضمون	صفحہ
بدشگونی اور ٹوٹکا۔ دنیا کی حرص نہ کرنا	۳۹۵
موت کو یاد رکھنا۔	〃
بلا اور مصیبت میں صبر کرنا	۳۹۶
بیمار کو پوچھنا۔ مردے کو نہلانا اور کفن دینا	〃
چلا کر اور بیان کر کے رونا	〃
یتیم کا مال کھانا	〃
قیامت کے دن کا حساب کتاب	۳۹۷
بہشت و دوزخ کا یاد رکھنا	〃

مضمون	صفحہ
تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا	۳۹۸
خاص قیامت کے دن کا ذکر	۴۰۲
بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا بیان	۴۰۳
ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے۔	۴۰۵
اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی	۴۰۶
نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان	۴۰۷
عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان	۴۰۹

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ ہشتم

مضمون	صفحہ
نیک بیبیوں کے حال میں	۴۱۴
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات	〃
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج عادت کا بیان	۴۱۶
حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر	۴۱۸
حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	〃
حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر	〃
حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر	۴۱۹
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر	۴۲۱
نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر	〃
حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر	۴۲۲
حضرت ایوب کی بی بی کا ذکر	〃
حضرت لیا یعنی حضرت یوسف کی خالہ کا ذکر	۴۲۳
حضرت موسیٰ کی والدہ کا ذکر	〃
حضرت موسیٰ کی بہن کا ذکر	〃
حضرت موسیٰ کی بی بی کا ذکر	۴۲۴
حضرت موسیٰ کی سالی کا ذکر	۴۲۵
حضرت آسیہ کا ذکر	〃

مضمون	صفحہ
فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر	۴۲۶
حضرت موسیٰ کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر	〃
حیسور کی بہن کا ذکر۔ حیسور کی ماں کا ذکر	۴۲۷
حضرت سلیمان کی والدہ کا ذکر	۴۲۸
حضرت بلقیس کا ذکر	〃
بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر	۴۲۹
بنی اسرائیل کی ایک عقلمند بی بی کا ذکر	〃
حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر	۴۳۰
حضرت مریم کا ذکر	〃
حضرت زکریا کی بی بی کا ذکر	۴۳۱
حضرت خدیجہ کا ذکر	۴۳۲
حضرت سودہ کا ذکر	〃
حضرت عائشہ کا ذکر حضرت حفصہ کا ذکر	۴۳۳
حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی کا ذکر	〃
حضرت زینب جحش کی بیٹی کا ذکر	۴۳۴
حضرت ام حبیبہ کا ذکر	۴۳۵
حضرت جویریہ کا ذکر	〃

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضرت میمونہ کا ذکر	۴۳۶	بن جوزی کی پھوپھی	۴۵۰
حضرت صفیہ کا ذکر۔ حضرت زینب کا ذکر	۴۳۷	امام ربیعۃ الرائے کی والدہ کا ذکر	〃
حضرت رقیہ کا ذکر۔ حضرت ام کلثوم کا ذکر	۴۳۸	امام بخاری کی والدہ اور بہن کا ذکر	۴۵۱
حضرت فاطمہ زہرا کا ذکر	۴۳۹	قاضی زادہ رومی کی بہن	〃
حضرت حلیمہ سعدیہ کا ذکر۔ حضرت ام ایمن کا ذکر۔	۴۴۰	حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر	〃
حضرت ام سلیم کا ذکر	۴۴۱	حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر	〃
حضرت ام حرام کا ذکر۔ حضرت ام عبد کا ذکر	۴۴۲	حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر	۴۵۲
حضرت ابوذر غفاری کی والدہ کا ذکر	〃	حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر	〃
حضرت ابوہریرہ کی ماں کا ذکر	۴۴۳	رباح قیسی کی بی بی کا ذکر	〃
حضرت اسماء بنت عمیس کا ذکر	〃	حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر	۴۵۳
حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر	〃	حضرت رابعہ شامیہ بنت اسماعیل کا ذکر	〃
حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر	۴۴۴	حضرت ام ہارون کا ذکر	〃
ایک انصاری عورت کا ذکر	〃	حبیب عجمی کی بیوی حضرت عمرہ کا ذکر	۴۵۴
حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر	۴۴۵	حضرت امۃ الجلیل کا ذکر	〃
حضرت ام سلیط کا ذکر	〃	حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر	〃
حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر	〃	حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر۔	〃
حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر	۴۴۶	حضرت شعوانہ کا ذکر حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر	۴۵۵
حضرت ام خالد کا ذکر۔ حضرت صفیہ کا ذکر	〃	حضرت منفوسہ بنت الفارس کا ذکر	〃
حضرت ابوالہیثم کی بی بی کا ذکر	۴۴۷	حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن	۴۵۶
حضرت اسماء بنت ابی بکر کا ذکر	〃	بن علی کا ذکر	〃
حضرت ام رومان کا ذکر۔	〃	حضرت میمونہ سودا کا ذکر حضرت ریحانہ مجنونانہ کا ذکر	〃
حضرت ام عطیہ کا ذکر۔ حضرت بریرہ کا ذکر	۴۴۸	حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر حضرت تحفہ کا ذکر	۴۵۷
فاطمہ بنت ابی حبیش اور رمنہ بنت جحش اور		حضرت جویریہ کا ذکر	۴۵۸
حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر	〃	حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر	۴۵۹
امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں	۴۴۹	حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر	〃
حفیدہ بن زہر اطبیب کی بہن اور بھانجی	〃	حضرت ست الملوک کا ذکر	〃
امام یزید بن ہارون کی لونڈی	〃	ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر	۴۶۰
ابن سماک کوفی کی لونڈی	〃	رسالہ کسوۃ النسوۃ جزو از حصہ ہشتم	〃
		فصل اول نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف	۴۶۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آیتوں کا مضمون	۴۶۲	تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں	
حدیثوں کا مضمون	〃	عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت	۴۶۸
دوسری فصل	۴۶۴	آیتوں کا مضمون	〃
کنز الاعمال کے ترغیبی مضمون میں		حدیثوں کا مضمون	۴۶۹
اضافات از مشکوٰۃ	۴۶۷	بقیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کا مضمون	۴۷۱

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ نہم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مقدمہ	۴۷۴	مسہل کا بیان	۴۹۷
ہوا کا بیان	۴۷۵	جگر کی بیماریاں	۴۹۸
کھانے کا بیان	۴۷۶	تلی کی بیماریاں	〃
عمدہ غذائیں خراب غذائیں	〃	انتڑیوں کی بیماریاں	۴۹۹
پانی کا بیان	۴۷۹	گردہ کی بیماریاں	۵۰۱
آرام اور محنت کا بیان	〃	مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں۔ رحم کی بیماریاں	۵۰۲
علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے	۴۸۰	کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد	۵۰۶
بعض طبی اصطلاحوں کا بیان	۴۸۳	بخار کا بیان	۵۰۸
بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج	۴۸۴	کمزوری کے وقت کی تدبیروں کا بیان	۵۱۱
سر کی بیماریاں	〃	ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان	۵۱۳
آنکھ کی بیماریاں	۴۸۵	ورم کی کچھ دواؤں کا بیان	〃
کان کی بیماریاں	۴۸۸	آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان	۵۱۶
ناک کی بیماریاں	۴۸۹	بال کے نسخوں کا بیان	〃
زبان کی بیماریاں	۴۹۰	چوٹ لگنے کا بیان	۵۱۷
دانت کی بیماریاں	〃	زہر کھا لینے کا بیان	۵۱۸
حلق کی بیماریاں	۴۹۱	زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان	۵۱۹
سینہ کی بیماریاں	〃	کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان	۵۲۱
دل کی بیماریاں	۴۹۲	سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان	۵۲۲
معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں	۴۹۳	حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۵۲۳
نسخہ نمک سلیمانی	۴۹۶	اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان	۵۲۵

مضمون	صفحہ
زچہ کی تدبیروں کا بیان	۵۲۶
بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۵۲۹
بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان	۵۳۱
پھوڑا، پھنسی وغیرہ ۵۳۸ طاعون	۵۳۹

مضمون	صفحہ
متفرق ضروریات اور کام کی باتیں	۵۴۲
مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب	〃
خاتمہ اور بعض نسخوں کی ترکیب	۵۴۳
جھاڑ پھونک کا بیان	۵۵۱

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی زیور حصہ دہم

مضمون	صفحہ
بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی	۵۵۸
بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔	۵۶۲
بعضی باتیں تجربہ اور انتظام کی	۵۶۶
بچوں کی احتیاط کا بیان	۵۷۲
بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی	۵۷۴
تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا	۵۷۸
بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان	〃
بعضے آسان طریقے گزر کرنے کے	۵۷۹
صابن بنانے کی ترکیب	۵۸۰
نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی	۵۸۲
دوسری ترکیب صابن بنانے کی	〃
کپڑا چھاپنے کی ترکیب، لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب	۵۸۴
انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب	〃
لکڑی رنگنے کی ترکیب	۵۸۵
برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب	〃
مٹی جوش کرنے کی یعنی پکا ٹانکا لگانے کی ترکیب	〃
پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب	〃
خوشبودار تمباکو بنانے کی ترکیب	۵۸۶

مضمون	صفحہ
نان پاؤ اور بسکٹ بنانے کی ترکیب	۵۸۶
ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی	〃
ترکیب نان پاؤ کے پکانے کی	۵۸۷
ترکیب نان خطائی کی، ترکیب میٹھے بسکٹ کی	۵۸۸
ترکیب نمکین بسکٹ کی۔ آم کے اچار کی ترکیب	۵۸۹
چاشنی دار اچار کی ترکیب، نمک پانی کے اچار کی ترکیب	
شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا	۵۹۰
نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب، مربہ بنانے کی ترکیب	〃
نمک پانی کے آم کی ترکیب	〃
لیموں کے اچار کی ترکیب، کپڑا رنگنے کی ترکیب	۵۹۱
چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ	
چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ	
گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ۔ تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ	
چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا	۵۹۷
مثال رقموں کے جوڑنے کی	〃
روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ	۵۹۸
تھوڑے سے گروں کا بیان	۶۰۰
بعضے لفظوں کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں	۶۰۱
مہینوں کے عربی اور اردو نام، رنگوں کے نام	
بعض غلط لفظوں کی درستی	۶۰۲
ڈاک خانہ کے کچھ قاعدے	〃

مضمون	صفحہ
رجسٹری کا قاعدہ، بیمہ کا قاعدہ	۶۰۳
پارسل کا قاعدہ، وہ صورتیں جن میں رجسٹری کرانا ضروری ہے۔	〃
وی۔ پی کا قاعدہ	۶۰۵
منی آرڈر کا قاعدہ	۲۰۶
خط لکھنے پڑھنے کے طریقے اور قاعدے	〃

مضمون	صفحہ
کتاب کا خاتمہ۔ پہلا مضمون	۶۱۰
بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے	۶۱۱
بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے۔	۶۱۲
دوسرا مضمون	۶۱۳
تیسرا مضمون	۶۱۴

فہرست مضامین اشرفی عکسی اصلی بہشتی گوہر گیارھواں حصہ

مضمون	صفحہ
اصطلاحات ضروریہ	۶۱۶
دیباچہ جدیدہ۔ دیباچہ قدیمہ	۶۱۷
پانی کے استعمال کے احکام	۶۱۹
پاکی ناپاکی کے بعض مسائل	۶۲۰
پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہئے	۶۲۳
جن چیزوں سے استنجا درست نہیں	〃
وضو کا بیان۔ جن چیزوں سے استنجا درست ہے	۶۲۴
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۶۲۵
حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام	۶۲۶
غسل کا بیان	〃
جن صورتوں میں غسل فرض نہیں	۶۲۸
جن صورتوں میں غسل واجب ہے جن صورتوں میں	۶۲۹
غسل سنت ہے جن صورتوں میں غسل مستحب ہے۔	۶۳۰
حدث اکبر کے احکام۔ تیمم کا بیان	۶۳۱
تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور۔ نماز کے وقتوں کا بیان	۶۳۲
اذان کا بیان	۶۳۳
اذان و اقامت کے احکام	۶۳۴
اذان و اقامت کے سنن اور مستحبات	۶۳۵

مضمون	صفحہ
متفرق مسائل۔ نماز کی شرطوں کا بیان	۶۳۷
قبلہ کے مسائل، نیت کے مسائل	۶۳۹
فرض نماز کے بعض مسائل تکبیر تحریمہ کا بیان	۶۴۰
تحیۃ المسجد	۶۴۲
نوافل سفر، نماز قتل، تراویح کا بیان	۶۴۳
نماز کسوف و خسوف، استسقاء کی نماز کا بیان	۶۴۵
فرائض و واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل	۶۴۶
نماز کی بعض سنتیں	۶۴۷
جماعت کی فضیلت اور تاکید	۶۴۹
جماعت کی حکمتیں اور فائدے	۶۵۳
جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں	۶۵۴
جماعت کی شرطیں	۶۵۶
مقتدی اور امام کے متعلق مسائل	۶۶۲
جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل	۶۶۷
نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے	۶۶۹
نماز جن چیزوں سے مکروہ ہوتی ہے	۶۷۱
نماز میں حدث ہوجانے کا بیان	〃
سہو کے بعض احکام۔ نماز قضا ہوجانے کے مسائل	۶۷۴

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مریض کے بعض مسائل، مسافر کی نماز کے مسائل	۶۷۴	بکری اور بھیڑ کا نصاب۔ زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۷۱۶
خوف کی نماز	۶۷۶	تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور، بالوں کے متعلق احکام	〃
جمعہ کی نماز کا بیان	۶۷۷	شفعہ کا بیان، مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی	۷۱۸
	۶۷۸	اور مساقات یعنی پھل کی بٹائی کا بیان	〃
جمعہ کے فضائل	۶۸۰	نشہ دار چیز کا بیان۔ شرکت کا بیان	۷۲۰
جمعہ کے آداب	۶۸۲	تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور۔ مردوں کے امراض	۷۲۱
جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید	〃	ضعف باہ اور سرعت کا بیان	۷۲۳
نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں	۶۸۴	ضعف باہ کی چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان	۷۲۷
نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں	〃	بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا بیان	۷۳۰
جمعہ کے خطبے کے مسائل	۶۸۶	ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان	〃
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن	۶۸۷	تیسری قسم ضعف باہ کی چند کام کی باتیں	۷۳۲
نماز کے مسائل	۶۸۸		〃
عیدین کی نماز کا بیان	۶۸۹	کثرت خواہش نفسانی کا بیان	۷۳۳
کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان	۶۹۲	کثرت احتلام۔ چند متفرق نسخے	۷۳۴
سجدۂ تلاوت کا بیان	۶۹۳	آتشک کا بیان	〃
میت کے غسل کے مسائل	۶۹۴	سوزاک کا بیان	۷۳۵
میت کے کفن کے مسائل	۶۹۵	خصیہ اوپر کو چڑھ جانا	۷۳۷
جنازے کی نماز کے مسائل	〃	آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا	〃
دفن کے مسائل	۷۰۰	قسم دوم قیلہ ریحی یعنی فوطہ میں ریاح آجانے کا	〃
شہید کے احکام	۷۰۲	بیان	۷۳۸
جنازے کے متفرق مسائل	۷۰۴	قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کا بیان	〃
مسجد کے احکام۔ تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور	۷۰۶	فوطوں میں یا جنگاسوں میں خارش ہوجانا	۷۳۹
روزہ کا بیان	۷۰۷	عضو تناسل کا ورم	〃
اعتکاف کے مسائل	۷۱۰	ضمیمہ بہشتی گوہر موت اور اس کے متعلقات	〃
زکوٰۃ کا بیان۔ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان	۷۱۳	اور زیارت قبور کا بیان	〃
اونٹ کا نصاب	۷۱۴	مسائل	۷۴۵
گائے بھینس کا نصاب۔	〃	حقوق الوالدین	۷۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ قدیمہ

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ وقال تعالی واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد صفوۃ الانبیاء الذی قال فی خطابہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ وقال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وعلی الہ واصحابہ المتادبین والمؤدبین بآدابہ۔

(تمام تعریفیں[1] اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ (یعنی) دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو (اے عورتو) جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور دانائی کی باتیں۔ اور درود اور سلام آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو برگزیدہ ہیں انبیاء کے آپ نے فرمایا اپنے ارشادات میں ہر ایک تم میں سے راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور درود نازل ہو آپ کی اولاد اور اصحاب پر جو آپ کے اخلاق وعادات کو سیکھنے اور سکھانے والے ہیں ۱۲)

امابعد۔ حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی مظہر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر قلب دکھتا تھا اور اسکے علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف انکے دین تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ دین سے گذر کر ان کی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور ان کی ذات سے گذر کر ان کے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے انکے شوہروں تک اثر کر گئی تھی۔ اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اسکے اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر چندے اور اصلاح نہ کی جائے تو شاید یہ مرض قریب قریب لاعلاج کے ہوجاتے۔ اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی۔ اور سبب اس تباہی کا بالقاء الٰہی اور تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محض یہ

[1] ترجمہ اصل کتاب میں نہیں تھا۔ اس مرتبہ عام فائدہ کے واسطے لکھوا دیا گیا اور اسی وجہ سے قوس میں دیا گیا ہے۔ ۱۲

ثابت ہوا کہ عورتوں کا علوم دینیہ سے ناواقف ہونا ہے جس سے اُن کے عقائد اُن کے اعمال اُنکے معاملات اُنکے اخلاق اُن کا طرزِ معاشرت سب برباد ہو رہا ہے بلکہ ایمان تک بچنا مشکل ہے کیونکہ بعضے اقوال و افعال کفریہ تک اُن سے سرزد ہو جاتے ہیں اور چونکہ بچے اُن کی گودوں میں پلتے ہیں زبان کے ساتھ ان کا طرزِ عمل، اُن کے خیالات بھی ساتھ ساتھ دل میں جمتے جاتے ہیں جس سے دین تو اُن کا تباہ ہوتا ہی ہے مگر دُنیا بھی بے لطف و بدمزہ ہو جاتی ہے ۔ اس وجہ سے کہ بد اعتقادی سے بداخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بداخلاقی سے بداعمالی اور بداعمالی سے بدمعاملگی جو جڑ ہے تکدرِ معیشت کی۔ رہا شوہر اگر ان ہی جیسا ہوا تو دو مفسدوں کے جمع ہو جانے سے فساد میں اور ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو خانہ ویرانی ضروری ہے مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام باہمی نزاع ہو کر دُنیا کی خانہ ویرانی بھی ہو جاتی ہے ۔ اور اگر شوہر میں کچھ صلاحیت ہوئی تو اس بیچارہ کو جنم بھر کی قیدِ نصیب ہوئی ۔ بی بی کی ہر حرکت اس بیچارہ شوہر کے لئے ایذا رساں اور اسکی ہر نصیحت اس بی بی کو ناگوار اور گراں ۔ اور اگر صبر نہ ہو سکا تو نوبت نا اتفاقی اور علیحدگی کی پہنچ گئی اور اگر صبر کیا گیا تو قید تلخ ہونے میں شبہ ہی نہیں ۔ اور اس ناواقفیت علومِ دین کی وجہ سے اُنکی دُنیا بھی خراب ہوتی ہے مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہو گئی اور اس سے کوئی ضرر پہنچ گیا ۔ اور مثلاً طلبِ جاہ اور ناموری کے لئے فضول رسوم میں اسراف کیا اور ثروت مبدل بہ افلاس ہو گئی ۔ اور مثلاً شوہر کو ناراض کر دیا اس نے نکال باہر کیا یا بے التفاتی کر کے نظرانداز کر دیا ۔ اور مثلاً اولاد کی بیجا ناز برداری کی اور وہ بے ہنر اور نااہل رہ گئی ان کو دیکھ دیکھ کر ساری عمر کوفت میں گذری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدرِ حرص نصیب نہ ہوا تو تمام عمر اسی اُدھیڑ بُن میں کاٹی ۔ اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی و متعدی اس ناواقفیت کی بدولت پیدا ہوتے ہیں ۔ چونکہ علاج ہر شے کا اُس کی ضد سے ہوتا ہے اسلئے اس کا علاج واقفیتِ علمِ دین یقینی قرار پایا ۔ بناءً علیہ مدتِ دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علمِ دین گو اُردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جاوے ۔ اس ضرورت سے موجودہ اُردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں ۔ تو اس ضرورت کے رفع کرنے کے لئے کافی نہیں پائی گئیں بعضی کتابیں تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئیں بعضی کتابیں جو معتبر تھیں اُنکی عبارت ایسی سلیس نہ تھی جو عورتوں کے فہم کے لائق ہو ۔ پھر اُنمیں وہ مضامین بھی مخلوط تھے جن کا تعلق عورتوں سے کچھ بھی نہیں بعضی کتابیں عورتوں کے لئے پائی گئیں مگر وہ اس قدر تنگ اور کم ہیں کہ ضروری مسائل اور احکام کی تعلیم میں کافی نہیں ۔ اسلئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص اُن کے لئے ایسی بنائی جاوے جس کی عبارت بہت ہی سلیس ہو ۔ جمیع ضروریاتِ دین کو وہ حاوی ہو اور جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو اس میں نہ لیا جاوے ۔ اور وہ ایسی کافی و وافی ہو کہ صرف اس کا پڑھ لینا ضروریاتِ دین روزمرہ میں اور کتابوں سے مستغنی کر دے ۔ اور یوں تو علمِ دین کا احاطہ ایک کتاب میں ظاہر ہے کہ ناممکن ہے ۔ اسی طرح مسلمانوں کو علما سے استغنا محال ہے ۔ کئی سال تک یہ خیال

دل میں پکتا رہا لیکن بوجہ عروضِ عوارضِ مختلفہ کے جس میں بڑا امر کم فرصتی ہے اس کے شروع کی نوبت نہ آئی ۔ آخر ۱۳۲۰ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اسکو شروع ہی کر دیا ۔ اور خدا کا فضل شاملِ حال یہ ہوا کہ ساتھ ہی اس کا سامانِ طبع بھی کچھ شروع ہو گیا ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رنگون کے مدرسۂ نسوان سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولانا عبدالغفار صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبدالسلام صاحب دانا پوری سے منسوب تھیں حصہ رکھا تھا کہ ان کی توسل سے یہ کام نیک فرجام شروع ہوا اللہ تعالیٰ قبول فرماویں ۔ دیکھئے آئندہ اس میں کس کس کا حصہ ہے ۔ تالیف اسکی برائے نام اس ناکارہ و ناچیز کی طرف منسوب ہے اور واقع میں اسکے کُل سر تا سر حبیبی عزیزی مولوی سید احمد علی صاحب فتحپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بالافادات والافاضات ہیں ۔ جزاہم اللہ تعالیٰ لخیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والمسلمات ۔ اب یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آدابِ دین کو بلکہ بعضی ضروریاتِ معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اسکو اوّل سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیتِ دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جاتے ۔ اسکے ساتھ ہی عبارت اس قدر سلیس ہے کہ اس سے زیادہ سلاست ہم لوگوں کی قدرت سے بظاہر خارج تھی جن امور کی عورتوں کو اکثر ضرورت واقع نہیں ہوتی جیسے احکامِ جمعہ وعیدین و امامت وغیرہا ان کو قلم انداز کر دیا گیا ۔ صرف دو قسم کے احکام لئے گئے ایک وہ جو مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں دُوسرے وہ جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں ۔ اور ان مخصوص مسائل میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کے لئے جو حکم ہے اس کو بھی لکھ دیا تاکہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کے لئے اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی پڑے شروع میں الف با تا بھی لگا دیا گیا جسکا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی جناب مولوی منشی شوکت علی صاحب مرحوم ہے ۔ پس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع کر دینا ممکن ہے اور نام اسکا بمناسبت مذاقِ نسواں کے "بہشتی زیور" رکھا گیا کیونکہ اصلی زیور یہی کمالاتِ دین ہیں چنانچہ جنت میں ان ہی کی بدولت زیور پہننے کو ملے گا کما قال اللہ تعالیٰ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ ۔ چونکہ اسوقت صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب کس مقدار تک پہنچ جاوے گی ۔ اسلئے ختم کے انتظار کو موجبِ تاخیر فی الخیر سمجھ کر مناسب معلوم ہوا کہ اسکے متعدد چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے جاویں ۔ اس میں اشاعت کی بھی تعجیل ہے ۔ نیز پڑھنے والوں کا دل بھی بڑھے گا کہ ہم نے ایک حصہ پڑھ لیا ، دو حصے پڑھ لئے اور تالیف میں بھی گنجائش رہے گی کہ جہاں تک ضرورت سمجھو لکھتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصوں کے مضامین کو دُوسری کتابوں سے حاصل کر چکی ہو تو پڑھانے میں اس حصہ کی قدرے تخفیف نکل آئے گی ۔ یا کسی وجہ خاص سے کوئی خاص حصہ پڑھانا ضروری اور مقدم ہو تو اسکی تقدیم و تحصیل میں آسانی ہو جاوے گی چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ

سے دُعا کیجئے کہ بخیر و خوبی جلد اختتام کو پہنچے۔ اور بدلالت آیات و احادیث مندرجہ دیباچہ مردوں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی بیبیوں، لڑکیوں کو لگاویں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اسکو حاصل کریں۔ اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دل اس وقت مسرور ہوگا کہ جو مضامین ذہن میں ہیں وہ سب جمع اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہوگئی ہے۔ اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے آئندہ توفیق حق جل و علا شانہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ میں جس وقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا پرچہ نور علی نور میں ایک نظم اس کتاب کے نام اور مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی۔ جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر ختم کروں تاکہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں۔ اور مضامین کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر ہو تو قند مکرر کی حلاوت بخشے۔ وہ نظم یہ ہے۔

نوٹ۔ نظم اصلی انسانی زیور کو صفحہ ۲۱ پر پڑھو ۱۲

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے ... آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجے مجھے ... اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز ... اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری ... گوشِ دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا ... پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے ... چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات ... دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام ... چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش کی ... اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں ... گر کرے اُن پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتّے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب ... کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں ... نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوّتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو ... کامیابی سے سدا تو خرّم و خرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں ... ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے ... دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو ... پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نورِ بصر ... تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

---

۱ برا اچھا ۱۲ ۲ فرق، تمیز ۱۲ ۳ بھید ۱۲ ۴ دل کے کان یعنی غور و توجہ ۵ ذرا ۱۲ ۶ چاندی ۱۲ ۷ سونا ۱۲ ۸ پسند ۱۲ ۹ ہمیشہ ۱۲ ۱۰ سبب ۱۲ ۱۱ ہوش کے کان، یعنی غور و توجہ ۱۲ ۱۲ کان کا زیور، بندے ۱۲ ۱۳ تکلیف، دکھ ۱۲ ۱۴ و ۱۵ خوش ۱۲ ۱۶ پازیب یعنی پاؤں کی چوڑی ۱۲ ۱۷ آنکھ کی روشنی ۱۲ ۱۸ سچائی ۱۲

ع یہ نظم لڑکیوں کو حفظ کرادی جائے تو مناسب ہے ______ بچوں کو صفحہ ۲۲ سے پڑھانا شروع کرایا جائے ۱۲

خوشنما لکھنے کے قاعدے

دستور العمل کی ہدایت کے موافق لکھنا سیکھا جائے تو اب تک یکجا چلی آ رہی تھی کہ ضمیمہ حاشیہ میں کسی نے لکھنے کے قاعدے نہیں دیے تھے اب ہم کچھ قاعدے لکھتے ہیں ان قاعدوں کے موافق مشق کرنے سے خط نہایت خوبصورت ہو جائے گا۔

۱۔ پہلے موٹے قلم سے تختی پر مشق کرنا چاہیئے جب وہ حروف صاف ہو جائیں تو پھر اس سے پتلے قلم سے، پھر اس سے پتلے قلم سے لکھا جائے۔

۲۔ قلم کلک یعنی واسطی کا یا بید مشک کا اور یہ نہ ملیں تو معمولی سرکنڈے یا نرسل کا بھی بن سکتا ہے۔

۳۔ کلک کا ٹکڑا ایک بالشت یا کم از کم اتنا لیا جائے کہ قلم کی طرح ہاتھ میں پکڑنے سے کچھ حصہ ہاتھ کے اوپر بھی رہے۔

۴۔ پہلے انگوٹھے سے اس پورے کی موٹائی ناپ لیجیے اس طرح کہ ایک نشان لگا کر اس پر ناخن رکھیے پھر پورے کی موٹائی پر انگوٹھا گھما دیجئے انگوٹھے کی جس جگہ کے مقابل وہ نشان آ جائے یہ اس کی موٹائی کا ناپ ہوا۔ اب پورے کی لمبائی میں سے اس ناپ کے موافق جگہ سے ترچھا تراشیے، اور داہنی بائیں طرف سے بھی تراشیے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے تراشتے رہیے۔ یہاں تک کہ اس کے ریشے

مفرد حروف کی صورتیں اور تلفظ

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ

الف بے پے تے ٹے ثے جیم چے حے خے دال ڈال ذال رے ڑے زے ژے

س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ء ی ے

سین شین صاد ضاد طوئے ظوئے عین غین فے قاف کاف گاف لام میم نون واؤ ہے دو چشمی ہے ہمزہ چھوٹی یے بڑی یے

ختم ہو جائیں اور مٹا باریک جیسا بنانا ہو بن جائے۔ پھر بیچ میں چاقو کی نوک سے شگاف دیجیے پھر کسی لکڑی یا قط پر رکھ کر اس طرح ٹیڑھا قط لگائیے کہ پشت کی طرف سے داہنی نوک ذرا سی اونچی اور بائیں ذرا سی نیچی ہو جائے اب قلم تیار ہو گیا۔

۵۔ روشنائی سیاہ اچھی ہوتی ہے اس کو پانی میں گھول کر چھان کر اس میں ذرا سا لٹے کا کپڑا ڈال لیجیے مگر زیادہ پھیکی نہ رہے نہ بہت گاڑھی ہو جائے پھر قلم سے کپڑے کو خوب اوپر نیچے کر کے ملائیے۔ یہ روشنائی تیار ہو گئی۔

۶۔ کبھی کبھی روشنائی چکنی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے قلم خوب نہیں چلتا تو اس میں ذرا سا نمک ملا لینے سے اچھی ہو جاتی ہے اور چلنے لگتی ہے۔

۷۔ اب بائیں پیر پر بیٹھیے اور داہنا گھٹنا کھڑا کر کے اس کے اوپر تختی یا کاپی رکھیے اور اسے بائیں ہاتھ سے پکڑیے۔

۸۔ قلم کو بیچ کی انگلی پر رکھیے انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی سے قلم کو نرمی سے پکڑیے اور لکھنا شروع کیجیے۔

۹۔ سب سے پہلے ا ب ج صرف تین حرفوں کی مشق کیجیے۔ جب یہ ٹھیک ہو جائیں ایک ایک دو دو بڑھائیے جب یہ تختی ختم ہو جائے تو

زبر کی تختی

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ زَ ژَ سَ شَ

صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ ھَ لَا ءَ یَ ےَ

زیر کی تختی

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ ژِ سِ شِ

صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ھِ ءِ یِ ےِ

پیش کی تختی

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ ژُ سُ شُ

صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ گُ لُ مُ نُ وُ ہُ ھُ ءُ یُ ےُ

امتحان کے واسطے زیر زبر پیش کے حروف

قَ اِکُ نَ سُ بِ طَ جِ ڈُ ٹَ لُ خَ ظِ رُ چِ ڈَ ثُ یِ ژُ وَ حُ

پَ رِ شُ عَ غُ ذِ مَ ژُ فُ زَ تِ صُ گَ ہِ لَا ھَ ےَ ضِ

ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب ببا بب بپ پپ پت تت تتر ٹ ٹٹا ٹ ٹث ثث ثثر ج جج ج

چ چچ چچ ح حح حح خ خخ خخ س سس سس ش شش ص صص صد

ض ضض ضد ع عع عع غ غغ غف ف فف فق ق قق قک ک کک

گ گگ گل ل لل لام م مم مد ن نن ہ ہہ ہد ی یی یے

ب پ ت ٹ ث ن ی کی مثالیں

بابب پپ پت ٹٹ یٹ ٹد بڈ تد ثر ٹر تر تژ نک نگ بل ین

ہرہٹ لبس بش تص ٹض ثط ثظ بع ثغ نف نق پو بج پچ تح ٹخ

تخ ٹخ پخ ٹم بی بے ثی ٹے نی پے تے تی ثے ٹی نے بی یے ہی ہے

ج چ ح خ کی مثالیں

جاجب چپ چت جج چچ خج جد چر جس چش خص حض

خط حظ جع خغ خف حق چک چل جل حم حن جو خہ خی جے خے

س کی مثال

ساسب سج سد سر سس سش سص سط سع سف سق سک سگ سل سم سن سو سہ سی سے

ش کی مثال

شاشب شج شد شر شس شش شص شط شع

شف شق شک شل شم شن شو شہ شی شے

ص ض کی مثالیں

صاصب صج صد صر صس صش صص صط صع صف

ضق ضک ضل ضم ضن ضو ضہ ضی ضے

دو حرف والی مرکب تختیاں لکھئے پھر جملے اور عبارت جس طرح سے بہشتی زیور میں لکھی ہے اسی کے مطابق لکھئے۔

۱۰- جن حرفوں کو کھینچ کر لکھا جاتا ہے یا دائرے سے لکھا جاتا ہے ان کے لکھتے وقت سانس روک لینا چاہیے ورنہ سانس کی ذرا سی حرکت سے صفائی اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

۱۱- خط بہت محنت سے سنورتا ہے۔ ہم اس کی سہل ترکیب بتاتے ہیں کہ جن جن حرفوں کی اس وقت مشق کر لی ہو پہلے تو آگے آنے والے قاعدوں میں سے ان کے قاعدے خوب ذہن نشین کر لیجئے پھر ایک کاغذ ایسا لے کر جس میں نیچے کے حروف خوب نظر آجائیں ان حرفوں پر رکھئے اور اسی کاغذ کے اوپر ان حرفوں کے موافق احتیاط سے حروف بنایئے۔ پھر قلم کو خشک کر کے ان حرفوں پر سو سو بار ہاتھ پھیریئے۔ پھر الگ تختی یا کاغذ پر ان حرفوں کو لکھئے اور قاعدہ سے ناپ کر دیکھئے ٹھیک ہوئے یا نہیں۔ نہ ہوئے ہوں تو پھر ایسے ہی مشق کیجئے اور ٹھیک ہونے کے دیکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس باریک کاغذ پر الگ رکھ کر

ط ظ کی مثالیں

طاطب طج طد طر طس طش طص طط طع طف

ظق ظک ظل ظم ظن ظو ظہ ظھہ ظلا ظی ظے

ع غ کی مثالیں

عاعب عج عد عر عس عش عص عط عع عف

عق غک غل غم غن غو غہ غھہ غلا غی غے

ف ق کی مثالیں

فافب فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فق قک قل قم قن قو قہ قھہ قلا قی قے

ک گ کی مثالیں

کاکب کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کق گک گل گم گن گو گہ گھہ گلا گی گے

ل کی مثالیں

لالب لج لد لر لس لش لص لط لع لف لق لک لل لم لن لو لہ لھہ لی لے

م کی مثالیں

مامب مج مد مر مس مش مص مط مع مف مق مک مگ مل مم من مو مہ مھہ ملا می مے

حروف لکھئے پھر اس کاغذ کو کتاب کے حرفوں کے اوپر رکھ کر اپنے حرفوں کو نیچے کے حرفوں سے ملایئے اگر ان میں فرق پڑے تو سمجھئے کہ ابھی ٹھیک نہیں ہوئے اور برابر آجائیں تو ٹھیک ہو گئے اب آگے لکھئے روزانہ دو گھنٹہ مشق کرنے سے کچھ دنوں میں نہایت اعلیٰ خط ہو جائے گا۔ اگر کتاب نظم پروین یا اعجاز رقم منگا کر اس طرح مشق کر لیں تو اچھا ہے گھر بیٹھے عمدہ خط بن جائے گا۔

حروف تہجی کے قاعدے

ا الف تین قط لمبا اور آدھا قط موٹا ہوتا ہے قلم کو کاغذ پر اتنا ترچھا رکھ کر جس سے آدھا قط موٹا بن سکے نیچے کو کھینچئے اور اس طرح کھینچئے کہ بہ نسبت اوپر کی جانب نیچے کی جانب ذرا پتلی ہوتی چلی جائے اور شروع سے اخیر باریک ہو جائے اور بائیں طرف میں بہت ذرا سا گول ہو جائے اور اوپر کی نوک ذرا سی داہنے کو اور نیچے کی نوک ذرا سی بائیں طرف جھکتی ہوتی ہو اور باقی بالکل سیدھا رہے

ب

بے کو ترچھے قلم سے شروع کرتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا بڑھا کے پورے قلم سے

ہ کی مثالیں

ہا ہب ہج ہد ھد ھر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

ہق ہک ہل ہم ھم ہن ہو ہہ ھھ ہلا ہی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اَب۔ جَب۔ دِن۔ خط۔ ضد۔ ڈر۔ اِس۔ اُس۔ تُم۔ دِل۔ ڈِس

غُل۔ بَل۔ بَس۔ بَٹ۔ پَٹ۔ چِٹ۔ پَٹ۔ چَل۔ ہَٹ۔ نَچ۔ سَچ

تین حرفوں کے الفاظ

ایک۔ بات۔ جال۔ دام۔ سال۔ ساگ۔ راگ۔ شام۔ صاف

ٹاٹ۔ ڈاک۔ خوب۔ لات۔ مرد۔ زور۔ روز۔ کام۔ نام۔ غور

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا۔ مرغی۔ چراغ۔ حالت۔ خراب۔ فرصت۔ میرا۔ تیرا۔ غوطہ

طوطا۔ بکری۔ پلنگ۔ گیدڑ۔ بندر۔ لڑکا۔ لڑکی۔ شامل۔ کامل

مرشد۔ روٹی۔ بوٹی۔ سالن۔ کتاب۔ کاغذ۔ تختی

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق۔ صندوق۔ مسہری۔ نہایت۔ مضبوط۔ سروتا۔ قینچی۔ کٹورا۔ رومال

تعویذ۔ چونٹی۔ انگلی۔ رضائی۔ دوپٹہ۔ چپاتی۔ پتیلی۔ پینچک

ختم کرتے ہیں۔

ب شروع کی نوک ایک قط ہوتی ہے اور لمبائی سات یا گیارہ نقطہ تک ہوتی ہے اور بیچ میں کچھ گہراؤ دیں اور آخر گول کریں اگر ایک قط لگا کر اسکے پیچھے گول لکیر دیں تو گولائی آجائیگی جیسے گہرائی اور آخر قط ہو کر اگر نوک سے ایک سیدھی لکیر کھینچیں تو لکیر تو آخر سے ایک قط اور بیچ سے ڈیڑھ قط اونچی ہے۔ اور بے پانچ نقطوں سے دو نقطوں تک چھوٹی بھی ہوتی ہے اسے ناخنی بے کہتے ہیں اسمیں اول و آخر میں آدھا آدھا قط نوک لگاتے ہیں اور بیچ میں ایک قط گہرائی ہے۔ ب ت ٹ ث سب کا یہی قاعدہ ہے۔

ج جیم کی نوک (۲) ترچھی آدھے قط کی ہوتی ہے اور اس میں ملا ہوا ایک نقطہ بڑا ہوا آدھے قط (شمار) یہ تو سرا ہے اور پھر ایک لکیر جھکاؤ دار تین قط لمبی جسے گردن کہتے ہیں پھر گردن میں جھکاؤ رکھتا ہے یعنی اوپر سے نیچے کو ترچھے قلم سے شروع کرکے تھوڑا تھوڑا موٹا اور گول کرتے لاؤ یہاں تک ڈھائی قط نیچا ہو جائے اور قلم پورا ہو جائے پھر اسی طرح نیچے سے اوپر کو دوسری طرف گول چڑھاؤ یہاں تک کہ دونوں

طرف برابر ہو جائے اور ادھر آدھا قط نوک ملا دو یہ دائرہ ہو گیا۔ جیم اور اس جیسے حروف کا اور عین کا دائرہ ایک ہی ہے اور سرے اور گردن میں ایک قط کا فاصلہ ہونا چاہیے اور دائرہ اندر سے ساڑھے تین قط چوڑا ہوتا ہے نوک گردن کے ختم تک ایک لکیر تین قط نکلنی چاہیے اور اس خط سے نیچے کی گہرائی بھی تین قط ہوتی ہے اور اگر اس پر گول لکیر بنائیں تو بیضہ کی شکل بن جائے اور سرے کی نوک سے اگر نیچے کو سیدھی لکیر کھینچیں تو لکیر دائرہ سے باہر ملی ہوئی جانی چاہیے یہی قاعدہ ح چ خ کا بھی ہے۔

د ایک خمدار نقطہ کو اوپر سے آہستہ آہستہ ڈیڑھ قط نیچے لائیے اسکے بعد سے لگا دیجیے اور بیچ میں دو قط کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ذ ذال یہی ہے تم دیا ہوا نقطہ اوپر سے ایک قط نیچے لائے اور اسمیں زنگا دیجیے اور بیچ میں ایک قط جگہ ہے۔

ر آدھا قط موٹی اوپر سے نیچے کو آتی ہوئی ہیں اور دو قط لمبی ہوتی ہے ڑے کا بھی یہی قاعدہ ہے۔

ز دو قط کھڑے ترچھے رخ سے ملا کر کھینچیے یہاں تک کہ اس رخ ڈیڑھ قط ہو جائے ساور ژے کا بھی یہی قاعدہ ہے۔

س دندانہ پہلا آدھا قط لمبا اور دوسرا ایک قط

چھ حرفوں کے الفاظ

جُولاہا۔ تنبولی۔ چیونٹی۔ نالائق۔ بچھیرا۔ بھیڑیا۔ جھینگر۔ دھتورا

بکھیڑا۔ جھینگا۔ چمگادڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جُھنجھنا۔ نیلکنٹھ۔ گھڑونچی۔ گھنگھور۔ گھونگھٹ۔ بھٹیارہ۔ چھپرکھٹ

پُھلجھڑی۔ پھلواری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

پھپھُوندی۔ چھچھُوندر۔ بیر بہوٹی۔ گھونگھرو۔ بندیلکھنڈ

دنوں کے نام

شنبہ۔ یک شنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہار شنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ

(بار)

سنیچر۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بُدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مہینوں کے نام

مُحرّم۔ صَفر۔ ربیع الاوّل۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الاخریٰ

رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوّال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ

جُملے

خدا سے ڈر۔ گناہ مت کر۔ وضو کرکے نماز پڑھ۔ نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے۔ بے نمازی زحمت

سے دُور ہے۔ کسی پر ظلم مت کر۔ مظلوم کی بددُعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناحق کبھی جانور یا چڑیا کو ستانا۔ کُتّے بلی کو مارنا بہت بُرا ہے۔ ماں باپ کا کہا مانو۔ اُن کی مار کو فخر جانو۔ دِل سے اُنکی خدمت کرو۔ جنّت ماں باپ کے قدموں کے تلے ہے اُلٹ کر اُن کو جواب مت دو۔ جو کچھ غصہ میں کہیں چُپ چاپ سُن لو کسی بات میں اُن کو مت ستاؤ۔ بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو۔ چھوٹوں کو محبت پیار سے رکھو۔ کسی کو حقیر نہ جانو۔ اپنے کو سب سے کم جانو۔ اپنے کو بڑا سمجھنا بُری بات ہے کسی کو مٹکانا۔ چمکانا۔ عیب نکالنا بڑا گناہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ سبق خوب یاد کیا کرو۔ کھیل کود میں دل نہ لگاؤ۔ ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو۔ بار بار قسم کھانا بُری بات ہے اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو۔ کسی کی صورت بُری ہو تو اسکو انگلیوں پر نہ نچاؤ۔ خدا کے نزدیک بھلی بُری صورت سب ایک ہے۔ شرارت نہ کیا کرو۔ تو تم پر کبھی مار نہ پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ پلنگ پر جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالو جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں میں۔

قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل

ںَ وَ ہَ یَ ےَ آلَ

ں

یہ حرف کبھی غنّہ یعنی ناک میں بولا جاتا ہے جیسے ٹانگ۔ مانگ۔ ہینگ۔ سینگ۔ کونج بھوں۔ کنواں۔ پھونک۔ پھانک۔ بانٹ۔ اُونٹ۔ بانکا۔ بانس۔ سانس۔ پھانس۔ نیند۔ سانپ لونگ۔ سونف۔ گوند۔ مینڈک۔ کنول۔ مُنھ۔ ہانڈی۔ چرونجی۔ بھانڈ۔

اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو م کی آواز نکلتی ہے۔ ن کی آواز نہیں نکلتی۔ جیسے انبیا۔ دُنبہ۔ شنبہ۔ عنبر۔ کھنبہ۔ منبع۔ منبر۔ چنپا۔ چنپت۔

لمبا پہلا چوتھائی قط موٹا اور دوسرا آدھ قط۔ پہلا اُونچا دوسرا نیچا اور پھر ایک کھڑی لکیر ڈیڑھ قط یعنی گردن پھر ڈھائی قط کا ڈنکا ترچھے قلم سے تھوڑا تھوڑا موٹا کرتے ہوئے ڈھائی قط نیچے تک اُتاریں اور قلم پورا کر دیں پھر اسی طرح گول کر کے دوسری طرف اُوپر چڑھائیں آخر میں نوک پر قط لگائیں اور دائرہ میں بیٹھ بن جائے چوڑائی تین قط رہے سرے سے نوک تک سیدھی لکیر کھینچ دیں تو نوک آدھ قط اونچی رہے۔ اور لمبائی تین قط اور خیین۔ صاد۔ ضاد۔ لام۔ نون وغیرہ کا دائرہ بھی ایسا ہی ہے۔

ش

ترچھے قلم سے شروع کر کے تھوڑا تھوڑا بڑھا کے چھ قط تک نیچے کو آتے جائیے پھر پانچ قط کی بے ملا دیجئے کل گیارہ قط ہوتا ہے آخر پر تین قط کھڑے کر کے سیدھی لکیر کھینچے سرے سے سرے تک لیجائیے دائرہ سین کا سا۔

ص ایک قط بڑی لکیر سے کھینچ کے داہنی جانب ایک قط گول نقطہ آدھ قط سے کم موٹا ملائیے نیچے ناخنی بے دو قط اور دائرہ سن کا۔ ایسے ہی ضاد۔

ط الف تین قط اور ایک قط گول نقطہ (د) نیچے پڑی ہوتی بے ملائے

و

اس حرف کے اوّل اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو اسکو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے شور۔ گور۔ چور۔ زور۔ مور۔ نوک۔ بول۔ ہوش۔ جوش۔ پورا۔ تورا۔ کٹورا۔ کورا۔

اور اگر اس حرف کے اوّل پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاوے تو معروف کہلاتا ہے۔ جیسے دُور۔ حُور۔ نُور۔ چُور۔ پُھول۔ جُھول۔ دُھول۔ بھُول۔ پھُوٹ۔ چھُوٹ۔

اور اگر یہ حرف لکھا جاوے۔ اور پڑھا نہ جاوے تو معدولہ کہلاتا ہے۔ جیسے خواجہ۔ خواب۔ خویش۔ خواہش۔ خوان۔ خوش۔ خود۔ خواہ وغیرہ۔

ھ

یہ حرف ہمیشہ دُوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط التلفظ کہلاتا ہے۔ جیسے بھانڈ۔ کھانڈ۔ جھوٹ۔ چھینٹ۔ چھینک۔ جھانجھ۔ کھیل۔ بھوت۔ بھوٹ۔ تھوک ٹھوکر۔ ڈھول۔ بڑھیا۔ باگھ۔ ملھو۔

ی

اس حرف کے اوّل ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور معروف کہلاتا ہے جیسے وہی۔ بری۔ بھلی۔ پھلی۔ بٹری۔ گلی۔ ہنسی۔ خوشی۔ نبی۔ ولی۔ ڈلی۔ چھپکلی۔ چوڑی۔ بالی۔ بجلی کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر میں آ کی آواز دیتا ہے۔ اور مقصورہ کہلاتا ہے۔ جیسے عیسیٰ موسیٰ مجتبیٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ حتّٰی۔ الٰی۔ علٰی۔ مولٰی۔ یحیٰی۔ کبریٰ۔ صغریٰ۔

ے

اس حرف کے اوّل میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو کبھی اسکو (ے) لکھتے ہیں اور کبھی اسطرح (ۓ) لکھتے ہیں اور اس کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے کے۔ سے۔ نے۔ تھے دیئے۔ لئے۔ آئے۔ گئے۔ کۓ۔ سۓ۔ ذۓ۔ تھۓ۔ دیۓ۔ لیۓ۔ آۓ۔ گۓ۔

ال

یہ دونوں حرف اگر ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی کے اوّل میں ملائے جاویں

نون بھی ایسے ہی ہے۔

ع عین کا سر آدھا قط بڑا اور آدھا قط ترچھا نیچے سے خالی اوپر سے کچھ گول پھر ایک نقطہ نیچے سے گول (ء) اوپر سے خالی درمیان میں ایک قط جگہ اور نیچے کی نوک آدھ قط جو گول نقطہ سے ملی ہوتی ہے پھر دو قط گردن اور دائرہ جیم کا سا ہے غین بھی ایسے ہی ہے۔

ف

ف کا سر ایک نقطہ ہے نیچے سے گول اوپر سے خالی پھر اوپر کو قلم گھمائیں کہ گولائی پوری ہو جائے سوا قط اونچا اور ایک قط چوڑا۔ پھر اس میں بے ملائیں۔

ف

نقطہ کا رُخ ترچھا اور بے سے ایک قط فاصلہ ہوتا ہے

ق قاف کا سر فے کے سرے کی طرح ہے مگر نقطہ کا رُخ سیدھا ہے اس میں گردن نہیں بس دائرہ ہے جو ساڑھے تین قط چوڑا سرے سے نیچے ڈھائی قط گہرا ہے۔

ک کاف کا سر الف ہے اس میں بے ملا دیں اور مرکز آدھے قط موٹا پانچ قط لمبا اور اتنا ترچھا ہو کہ اسکے

تو صرف ل پڑھا جاوے گا۔ اور الف کو نہ پڑھیں گے۔ جیسے حتی الامکان۔ عبدالباری۔ جواب الجواب۔ عبدالحق۔ عبدالخالق۔ نورالعین۔ عبدالغنی۔ بالفعل۔ عبدالقادر۔ عبدالکریم۔ بالکل۔ حتی المقدور۔ عبدالوہاب۔ بوالہوس۔ طویل الید اور اگر ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن اسکے اوّل میں ملائے جاویں تو دونوں نہ پڑھے جاوینگے بلکہ اَل کے بعد والے حرف پر تشدید پڑھی جاوے گی۔ جیسے عندالتاکید۔ نجم الثاقب۔ علیم الدین۔ غبی الذہن۔ عبدالرزاق۔ عدیم الزوال۔ عندالسوال۔ عبدالشکور۔ بالصواب۔ بالضرور۔ میزان الطب۔ وسیلۃ الظفر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار وغیرہ۔

حرکات و سکنات ذیل کا استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
مد	ـٓ	ا	تنوین دوزیر	ٍ	ن
تنوین دوزبر	ً	ن	تنوین دوپیش	ٌ	ن
تشدید	ّ	دوہرا حرف	سکون	ْ	اس پر پچھلا حرف ٹھیرتا ہے
وقف		سکون کے بعد سکون			

مد (ـٓ ۔ ـٓ)

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے۔ جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن۔ آنت۔ آری۔ آدھی۔ آنچ۔ آندھی۔ آیا۔ آٹا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔

تنوین دوزبر (ـً) یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ۃ کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغتۃً۔ عداوۃً۔

تنوین دوزیر (ـٍ) جیسے یومئذٍ۔ حینئذٍ۔ **تنوین دوپیش** (ـٌ) جیسے نورٌ۔ حورٌ۔

تشدید (ـّ)

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اُلّو۔ چھلّو۔ کلّو۔ منّو۔ بِلّی۔ کُتّا۔ دِلّی۔ بدّھو۔ چکّی۔ لکّڑ۔ کٹّڑ۔ لڈّو۔ سچّا۔ کچّا۔ پکّا۔ ہتّا۔ پتّا۔ پتّہ۔ پلّا۔ پلّا۔ چھلّا۔

اُوپر چوکور لکیر بنائیں تو ہر طرف سے تین تین قط ہو اور مرکز چار یا تین قط کا بھی ہوتا ہے ایسے ہی گاف۔

ل آدھا قط موٹا الف پانچ قط کا ذرا سا بائیں کو خم لیے ہوئے دائرہ سین کا۔ مگر نوک ڈیڑھ قط زیادہ ہوگی

م ایک نقطہ بنا کر دوبارہ قلم کی سطح کھینچیں کر نقطہ آدھا ڈھک جائے آدھا کھلا اسمیں اس طرح آدھا دائرہ ملائیں کہ الٹا لام بن جائے و نبالہ کا دم رہے۔

ن الف دو قط لمبا آدھ قط موٹا اندر کو ذرا سا خم لیے ہوئے پھر دائرہ سین والا آخر کی نوک ایک قط مگر الف سے ایک قط نیچے کم ہے۔

و قاف کے مانند سر بناؤ اور نیچے ڈیڑھ قط لمبی لگاؤ

ہ اوپر ڈ کا سر نیچے صاد کا الٹا سر بیچ کی سفیدی لمبائی چوڑائی میں ایک قط۔

لا ایک الف اور نیچے کا کا الٹا سرا ایک قط پھر دوسرا الف بیچ میں آدھ قط فاصلہ۔ پہلا الف ذرا اونچا۔ دوسرا ذرا نیچا۔

ی سرا تر چھے قلم سے شروع کر کے گھٹاتے گھٹاتے گولائی سے تر چھے خط سے ملائیں پھر دائرہ لگا دیں گردن نیں ہے نوک دو قط کی ہوگی۔ دائرہ تین قط چوڑا سرے اور نقطہ

سکون (ـْ)

اسکے معنی ٹھیرنے کے ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اسکے ساتھ ملا کر ٹھیر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اَبْ۔ جَبْ۔ دِلْ۔ دَمْ۔ دَسْ۔ مَسْ۔ اِسْ۔ اُسْ۔ گُلْ۔ دِنْ۔

وقف

یہ سکون کے بعد ہوتا ہے جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے جیسے اَبْرْ۔ جَبْرْ۔ صَبْرْ۔ قَبْرْ۔ عِلْمْ۔ حِلْمْ۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ قہر۔ مہر۔ شہر۔ بند۔ نرم۔ سخت۔ تخت وغیرہ۔

خط لکھنے کا بیان

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر جس درجے کا آدمی ہو اُس کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو۔ والانامہ۔ سرفرازنامہ۔ افتخارنامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزازنامہ۔ صحیفۂ عالی۔ صحیفۂ گرامی لکھتے ہیں۔ اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اسکو آپ کی جگہ آنجناب۔ جنابِ عالی۔ جنابِ والا۔ حضرت والا۔ حضرت عالی لکھتے ہیں جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے۔ جنابِ والا کا سرفرازنامہ آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں۔ سرفرازنامہ صادر ہوا۔ سرفرازنامہ نے مشرف فرمایا۔ اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں۔ اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ۔ کرم نامہ لکھتے ہیں۔ اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو۔ جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم۔ بعد تسلیم بصد آداب و تعظیم کے عرض ہے کہ آپ کا والانامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اسکے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھو۔ اسمیں سے دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اسکو القاب کہتے ہیں۔ اور اسکے بعد سلام و دعا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اسکے بعد جو حال چاہو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے ہیں۔

کے بیچ میں ایک قط جگہ اور سرے سے اُلٹی دوسری یا بن سکے۔

ے

لے پڑی ہوئی دو قط پھر اُلٹی بے گیارہ قط بیچ میں ایک قط جگہ ہے آخر شروع سے ایک قط اونچا ہونا چاہیے جیسے با سیدھی۔

خط کی ضروری باتیں

۱۔ اگر خط کسی کے خط کا جواب ہو تو اسکا خط سامنے رکھ لیا جائے تاکہ جس جس بات کا جواب ضروری ہے وہ چھوٹ نہ جائے۔

۲۔ جس کو خط لکھا جاتا ہے پہلے اسکو ذہن میں لے لو کہ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جیسا تعلق ہو اسی قدر ادب تہذیب کے لفظوں میں اُسے لکھنا چاہیے بلکہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ گویا ہم خود اسکے سامنے بیٹھے ہوئے زبانی بات کر رہے ہیں۔ پھر جو جو بات کہنا ادب کے خلاف نہ ہو وہ لکھی جائے۔ اور جو بے تمیزی کی بات ہو ایسے آدمی سے نہ کہی جاتی ہو وہ نہ لکھو۔

۳۔ اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ خط کے کسی لفظ کو بھی کسی کو رنج اور تکلیف نہ پہنچے۔ اسکی پہچان کی اچھی صورت کہ کس لفظ سے رنج پہنچتا ہے کس سے نہیں یہ ہے کہ خود ہی غور کرنا چاہیے کہ اگر

بڑوں کے القاب اور آداب

والد کے نام:۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کہتریناں دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم بصد آداب و تکریم عرض ہے کہ :۔

ایضاً:۔۔۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد آداب و تسلیم بصد تعظیم و تکریم عرض ہے کہ :۔

ایضاً:۔۔۔ جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے التماس ہے کہ :۔

ایضاً:۔۔۔ جناب والد صاحب معظمی و محترمی مد ظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے۔

ایضاً:۔۔۔ معظمی و محترمی دام ظلہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم کے عرض ہے۔

چچا کے نام:۔۔۔ معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع خورداں دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے۔

خالو کے نام:۔۔۔ جناب خالو صاحب معظم و محترم خورداں دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ایضاً:۔۔۔ جناب خالو صاحب مخدوم و مکرم کہتریناں دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

والدہ کے نام:۔۔۔ جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایضاً:۔۔۔ جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایضاً:۔۔۔ جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بڑی بہن کو:۔۔۔ ہمشیرہ صاحبہ معظمہ و محترمہ مخدومہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بڑے بھائی کو:۔ جناب بھائی صاحب معظم و محترم مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جو القاب والد کے ہیں دادا اور نانا اور چچا اور ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہیں۔ اور جو القاب والدہ کے ہیں خالہ اور ممانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں۔ والدہ صاحبہ

کوئی ہم کو ایسا خط لکھتا جیسا ہم لکھتے ہیں اور ہم کو اس سے وہی رتبہ حاصل ہوتا جو خط والے کو ہم سے ہے تو یہ بات ہم کو ناگوار ہوتی یا نہیں بس جو بات ناگوار معلوم ہونے کی ہو اُسے ہرگز خط میں نہ لکھا جائے

۴۔ ہنسی مذاق میں بھی ایسی باتیں جس سے دوسرے کی ذلت ہوتی ہو ہرگز ہرگز نہ لکھنی چاہئیں چاہے اس سے کتنی ہی بے تکلفی کیوں نہ ہو کیونکہ نہ معلوم خط کس کے ہاتھ پڑ جائے۔ دوسرے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اُسے مذاق نہیں سمجھتا بلکہ سچ کا لکھا سمجھ جاتا ہے تو اسکے دل میں تمہاری طرف سے برائی بیٹھ جاتی ہے۔

۵۔ خط کے پانچ جز ہوتے ہیں۔ پہلا جز القاب و آداب دوسرا جز سلام و دعا۔ تیسرا خیریت پوچھنا اور اپنے یہاں کی خیریت لکھنا۔ چوتھا اصل مضمون جو اسوقت لکھنا ہو چاہے کچھ پوچھنا ہو یا کسی بات کا جواب دینا ہو۔ پانچواں جز دعا اپنے واسطے بھی اور جس کو خط لکھا گیا ہے اسکے لئے بھی اسکے بعد جسے سلام کہلانا ہو اُسے بھی لکھ دیجئے۔

۶۔ خط میں جتنی باتیں پوچھنی ہوں یا جتنی باتوں کا جواب لکھنا ہو اُن پر اگر نمبر ڈال کر لکھ دیا جائے تو اچھا ہے تاکہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائے اور سمجھنے میں

کی جگہ خالہ صاحبہ۔ ممانی صاحبہ لکھ دیا کرو۔ دیور اور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ضرورت ہی آپڑے تو خیر لکھ دو۔ اور اُن کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھ دو۔ آداب سب رشتوں کے ایک ہی طرح کے ہیں۔

چھوٹوں کے القاب اور آداب

بیٹا۔ پوتا۔ بھتیجا۔ نواسا وغیرہ } برخوردار نور چشم راحت جان بسعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے زیادتی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔

ایضاً:۔۔۔ نور بصر لخت جگر طول عمرہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد دعائے درازی عمر وحصول سعادت دارین کے واضح رائے سعید ہو۔

ایضاً:۔۔۔ فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعاہائے فراواں کے واضح ہو۔

چھوٹا بھائی:۔۔۔ برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے واضح ہو۔

برابر کا بھائی:۔۔۔ برادر بجان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے سعادتمندی و نیک اطواری کے واضح ہو۔

چھوٹی بہن کو:۔۔۔ ہمشیرہ عزیزہ نور چشمی صالحہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

" :۔۔۔ خواہر نیک اختر طول عمرہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

شوہر کے القاب و آداب

سرتاج من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے کہ

محرم اسرار انیس غمگسار من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد سلام نیاز کے التماس ہے۔

واقف اسرار ہمدم و ہمراز من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اشتیاق ملاقات کے بعد عرض ہے۔

آسانی ہو۔

۷۔ جواب میں اگر کسی بات کا انکار کرنا ہو تو بہت ہی نرم نرم لفظوں میں اپنا عذر بیان کر دینا چاہیے کہ جس سے مجبوری ظاہر ہوتی ہو اور سوال کرنے والے کا اس سے دل نہ ٹوٹے بلکہ کوئی بہت ہی بڑی بات ہو تو پہلی دفعہ لکھ دیا جائے کہ غور کر کے جواب لکھا جائے گا۔ پھر دوسرے خط میں معذرت ہو جائے تو ایک دم دل نہ ٹوٹے گا۔

۸۔ خط کی عبارت بہت بناسنوار کر لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسی لکھئے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ گویا ویسے ہی آمنے سامنے بیٹھے باتیں ہو رہی ہیں۔

۹۔ بعض آدمی خط ایسا گھسیٹ گھسیٹ کر لکھتے ہیں کہ دو چار دن کے بعد پڑھا یا جائے تو شاید اُن سے بھی نہ پڑھا جائے۔ بھلا یہ تو سوچنا چاہیے کہ اگر خط نہ پڑھا گیا تو خط بھیجنے سے فائدہ کیا ہوا۔ اس لئے خط بہت صاف کھلے لفظوں میں الگ الگ ایک ایک حرف کر کے لکھنا چاہیے۔ ہاں اگر جس کے پاس خط بھیجا جاتا ہے اُسے تمہارے خط پڑھنے کی عادت ہو گئی ہے تو چلتا ہوا لکھنے میں مضائقہ نہیں مگر چھپا ہوا یا تو ہو کہ ہر حرف پڑھا جاسکے۔

بیوی کے القاب و آداب

محرم[1] راز ہمدم و ہمسازِ من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاق و تمنائے ملاقات کے واضح ہو کہ

رونقِ[2] خانہ و زیبِ کاشانہ من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد شوقِ ملاقات کے واضح ہو۔

انیسِ[3] خاطرِ غمگین تسکین بخشِ دلِ اندوہگین سلمہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاقِ ملاقات کے واضح ہو۔

باپ کے نام خط

معظم و محترمِ فرزندان دام ظلہم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے جناب والا کا سرفراز نامہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں سب کو بہت تردد و پریشانی ہے امید کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرما کر سرفراز فرمائیں۔ ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ کل اس کا کلام مجید ختم ہو گیا۔ اب آپ اسکے واسطے اردو کی کوئی کتاب روانہ فرمایئے کہ شروع کرا دی جاوے۔ جو کتاب تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ سب بیبیوں نے اُس کو پسند کیا، اور اس کی طلبگار ہیں۔ اس لئے اس کی چار پانچ جلدیں اور بھیج دیجئے۔ باقی یہاں سب خیریت ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرمایئے تاکہ رفع تردد اور اطمینان ہو۔ والتسلیم۔ فقط عریضہ ادب حمیدہ خاتون از الٰہ آباد ۱۳ محرم روز شنبہ

بیٹی کے نام خط

لختِ جگر نیک اختر نورِ چشم راحت جان بی بی خدیجہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعاء درازئ عمر و ترقی علم و ہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا جس سے دل کو تردد تھا۔ لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا کچھ شوق نہیں ہے، اور اس میں بہت کم دل لگاتی ہو۔ یہ بھی سُنا کہ بعضی عورتیں تمہارے لکھنے پڑھنے پر یُوں کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو لکھانے پڑھانے سے کیا فائدہ

۱۰۔ بعض آدمیوں کو شوق ہوتا ہے کہ خط میں انگریزی عربی فارسی کے الفاظ ٹھونس دیتے ہیں چاہے مکتوب الیہ یعنی وہ شخص جسے خط لکھا جا رہا ہے کچھ بھی نہ جانتا ہو۔ یہ بھی اچھا نہیں بلکہ خط مکتوب الیہ کی لیاقت کے موافق لکھنا چاہیئے جسے وہ خوب سمجھ سکے۔

۱۱۔ خط آدھی ملاقات گنا جاتا ہے اور ملاقات میں محبت و تعلق کی اور دل خوش کرنے والی باتیں ہوں تو ملنے کو جی بھی چاہتا ہے ورنہ نہیں بس ایسے ہی خط میں سمجھ لیجئے کہ اگر ہر ہر لفظ سے تعلق محبت اور مسرت و خوشی ٹپکتی ہو تو خط خط ہے نہیں تو کچھ نہیں۔

۱۲۔ خط لکھنے کے بعد پھر ایک دفعہ غور سے پڑھ لیا جائے کہ جو لفظ چھوٹ گیا ہو وہ بھی لکھ دیا جائے جو بات و لغزش ناگوار یا بے تمیزی کی قلم سے نکل گئی ہو وہ کاٹ دی جائے یا کچھ پوچھنا یا جواب دینا رہ گیا ہو تو وہ بھی لکھ دیا جائے۔

۱۳۔ شروع شروع میں خط لکھ کر اپنے استاد یا بڑوں کو دکھا لیا جائے جو بات اصلاح کی ہو گی وہ اس کی اصلاح کر دیں گے۔ اور پھر آگے کو اس کا خیال رکھا جائے کہ ایسی بات کبھی نہ لکھی جائے اور جو بات بڑھائیں اس کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ ایسی بات پہلے ہی لکھی جایا

اِن کو تو سینا پرونا، کھانا پکانا، چکن وغیرہ کاڑھنا سکھانا چاہیئے۔ اِن کو پڑھا لکھا کر گیا مردوں کی طرح مولوی بنانا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بہکانے سے تمہارا دل اُچاٹ ہو گیا۔ اور تم نے محنت کم کر دی۔ اے میری بیٹی! تم اُن بے وقوف عورتوں کے کہنے پر ہرگز نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اسلئے میری نصیحت یاد رکھو کہ اُن عورتوں کا یہ کہنا بالکل بیوقوفی ہے۔ کم سے کم اتنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے کہ اُردو لکھ پڑھ لیا کرے۔ اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں بڑے بڑے نقصان ہیں۔ اوّل تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بے پڑھی عورتیں ثواب کو سباب اور شوربے کو سُروا، کبوتر کو قبوتر۔ جہیز کو دہیز۔ زکام کو جکھام اور بعض زخام بولتی ہیں۔ اور جو عورتیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ وہ اُن پر ہنستی ہیں۔ اور اُن کی نقلیں کرتی ہیں۔ سو پڑھنے لکھنے سے یہ عیب بالکل جاتا رہتا ہے۔ دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہے۔ دین و ایمان سنبھل جاتا ہے۔ بے پڑھی عورتیں اپنی جہالت سے بہت سے کام ایسے کرتی ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور اُنکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر خدانخواستہ اس وقت موت آجاوے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا کبھی نجات نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے، اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تیسرے گھر کا بندوبست جو خاص عورتوں ہی کے ذمہ ہوتا ہے وہ بخوبی انجام پاتا ہے۔ سارے گھر کا حساب کتاب ہر وقت اپنی نگاہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ خاص کر لڑکیاں تو ماں ہی کے پاس رہتی ہیں۔ تو اگر ماں پڑھی لکھی ہو گی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی ہو گی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور کمسنی ہی سے خوش اخلاق اور نیک بخت ہو گی، کیونکہ ماں اُن کو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جب عورت کو علم ہو گا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز و اقربا کا رُتبہ پہچان کر اُن کے حقوق ادا کرتی رہے گی۔ اس کی دُنیا اور عقبیٰ دونوں بن جاویں گی۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے میں ایک اور بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے، یا اس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی

کرے اور اس اصلاح پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ جو بات گستاخی یا بڑھائی ہے وہ کیوں گستاخی یا بڑھائی ہے تاکہ اس جیسی باتوں سے احتیاط ہو سکے۔

۱۴۔ خط کے شروع میں یا اخیر میں اپنا نام اور پورا پتہ ضرور لکھ دینا چاہیئے کبھی کبھی پہلا خط گم ہو جاتا ہے تو جواب دینے والے کو دقت ہوتی ہے اور تم کو خط کا انتظار رہتا ہے اور جواب نہ آنے سے طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور فکر ہوتا ہے بلکہ بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۵۔ ہر خط کے اخیر یا شروع میں تاریخ مہینہ اور سنہ بھی لکھنا ضروری ہے۔ بہت دفعہ اس کی ضرورت پڑتی ہے اور تاریخ نہ ہونے سے بہت دقت ہوتی ہے۔ مثلاً کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیماری یا سفر یا کسی اور وجہ سے جواب نہیں لکھا گیا اور اس وجہ سے کئی خط جمع ہو گئے تو اب یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کون پہلا ہے اور کون بعد کا ہے تاکہ ان کے موافق جواب لکھا جائے یا بعض باتیں وقتی ہوتی ہیں کہ اُن کو جلد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے کسی خط میں بُلایا اور لکھا ہو کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر تم آ گئے تو میں یہاں ملوں گا اب اگر اس خط میں تاریخ

ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں - ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے - یا نہ کہنے سے بہت نقصان اُٹھانا ہوتا ہے اسکے علاوہ اور ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں قباحتیں ہیں کہاں تک بیان کروں دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چُرانا - زیادہ دُعا فقط

راقم عبداللہ از بنارس - ۲۵ - رمضان روز جمعہ

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' - بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے کہ صحیفۂ عالی نے صادر ہو کر مشرف فرمایا - آپ کے مزاج کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے جناب والا نے بندی کے لکھنے پڑھنے کی نسبت جو لکھا - اس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا - بیشک لوگوں کے کہنے سُننے کی وجہ سے میرا دل اُچاٹ ہو گیا تھا - اب جس دن سے والا نامہ آیا ہے میں بہت دل لگا کر کے پڑھتی اور کچھ بُرا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں - بیشک آپ کا فرمانا بہت بجا ہے کہ اس میں بے انتہا فائدے ہیں، اور جو عورتیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ بہت پچھتاتی ہیں، کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا پرسوں کی بات ہے کہ پیشکار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں اُن کے ماموں کا خط آیا اور گھر میں کوئی مرد آجکل ہے نہیں - بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دے یا کہیں سے پڑھوا لاوے کہ اب ماموں کی طبیعت کیسی ہے - سُنا گیا تھا کہ اُن کا بُرا حال ہے اس وجہ سے بیچاری بڑی گھبرا رہی تھیں دوپہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا - اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا - مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو میں نے حال سُنایا - تب اُن کا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بیشک پڑھنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے - اور اسکے نہ جاننے سے بعضے وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہ بھی میں دیکھتی ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں وہ جہاں جاتی ہیں ان کی بڑی عزت ہوتی ہے - جو بات خلافِ شرع کسی سے

نہیں ہے اور ہمارے پاس کئی خط جمع ہو گئے تو اب معلوم نہیں ہوگا کہ ہم کو اس وقت جانے سے وہ ملیں گے یا نہیں اور بعض دفعہ کسی مقدمہ میں یا ویسے ہی گفتگو میں تاریخ کے ساتھ خط پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاریخ نہ ہونے سے دقت ہوتی ہے اور ڈاکخانہ کی مُہر میں جو تاریخ پڑتی ہے تو اس میں اوّل تو یہ بات ہے کہ وہ تاریخ اُس دن کی ہوتی ہے جس دن خط ڈاکخانہ سے چلا ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے مثلاً آج خط ڈالا مگر ڈاک نکل چکی تھی تو کل نکلے گا اور اُس پر کل کی تاریخ پڑے گی اب اگر ہم نے آج خط میں لکھا تھا کہ ہم آج روانہ ہو کر پرسوں پہنچیں گے اسٹیشن پر انتظام کر دیجئے تو وہاں سب باتیں ایک دن بعد سمجھی جائینگی - اور دقت ہوگی - غرض بہت سی دقتیں ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ بہت دفعہ مُہر صاف نہیں پڑتی تو تاریخ نہیں پڑھی جاتی - تیسرے جو لوگ انگریزی جانتے ہیں مُہر کی تاریخ وہی پڑھ سکتے ہیں اور سب تو نہیں پڑھ سکتے -

۱۶ - خط کے اخیر میں کبھی کبھی دوسروں کو سلام دُعا لکھا جاتا ہے اور خیریت پوچھی جاتی ہے یہ بات بہت اچھی ہے

ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بُری رسم ہوتی ہے تو اسکو ٹوکتی ہیں - منع کرتی ہیں - خُوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چُپکی ہو کر کان لگا کر سنتی رہتی ہیں - جو کوئی بات پُوچھنی ہوتی ہے اُن ہی سے پُوچھتی ہیں بیبیوں میں سب سے پہلے وہی پُوچھی جاتی ہیں - ساری بیبیاں اُن کی تعریفیں کرتی رہتی ہیں اسلئے میں ضرور جی لگا کر لکھنا پڑھنا سیکھوں گی - مجکو خود بڑا شوق ہو گیا ہے - آپ بھی اللہ تعالےٰ سے دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ مجکو یہ دولت نصیب فرما دے - باقی یہاں سب خیریت ہے زیادہ حدِ ادب - فقط آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور - ۲۸ - رمضان روز دوشنبہ

بھانجی کے نام خط

نورِ چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالےٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد دُعا کے واضح ہو کہ تمہارا مسرت نامہ آیا - حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی - تمہارے پڑھنے کا حال سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی - اللہ تعالےٰ تمہاری عمر میں برکت دیوے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلدی نصیب کرے - جس دن تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی - اُس دن میں پانچ روپیہ مٹھائی کھانے کے لئے تم کو روانہ کروں گا - اور ایک نصیحت میں تم کو اور کرتا ہوں - میں نے سُنا ہے کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو، اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو - اس بات سے مجکو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی کی عزت فقط پڑھنے لکھنے سے نہیں ہوتی، جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی، لوگ تم سے محبت اور پیار نہ کرینگے - پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اوّل لڑکوں اور لڑکیوں کو لازم ہے - کہ ادب سیکھیں - کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے - اور سب آدمی اُس کی خاطر کرتے ہیں - ادب کرنیوالا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے - چنانچہ کسی کا قول ہے - با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اس کا برتاؤ کیونکر چاہیئے جو کوئی تم سے عمر اور رشتہ میں بڑا ہو اُس کو بہت تعظیم سے سلام کرو - اور اسکے سامنے کوئی فحش بات زبان سے مت نکالو - نہ اپنے برابر والوں سے اسکے سامنے خوش طبعی اور دل لگی مذاق کرو - جب وہ تمہیں پکارے تو بہت نرم آواز سے جواب دو - اور جب تم کو کچھ دیوے تو سلام کرو - اور جو نصیحت کی

اس سے اُن سب کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ دیکھو اتنے دور بیٹھے بھی ان کو ہمارا خیال ہے تو اس سے ان سب کو محبت پیدا ہوتی ہے - یہ خوش اخلاقی کی بات ہے ضرور کرنا چاہیئے -

۱۷ - اگر خط بڑوں کو لکھا جائے تو اُن کے خط میں لکھنا کہ فلاں فلاں سے سلام کہہ دیجئے اور یوں کہہ دیجئے یہ کہہ دیجئے یہ بے ادبی اور گستاخی ہے اُن پر حکم چلانا ہے - اچھا طریقہ یہ ہے کہ یُوں لکھے کہ اگر فلاں صاحب خط دیکھیں تو سلام قبول کریں ہاں اگر اُن سے بہت بے تکلفی ہو تو بہت ادب کے لفظ اُن کو لکھ دینے کا مضائقہ نہیں ہے، چھوٹوں یا برابر والے بے تکلف لوگوں کو لکھنے میں حرج نہیں ہے -

بات کہے خوب غور سے سُنو۔ جب وہ بول رہا ہو تو بیچ سے اُس کی بات مت کاٹو۔ جہاں وہ بیٹھا ہو اُس سے اُونچی جگہ مت بیٹھو۔ اور اس کا نام لے کر مت پکارو۔ بلکہ اُس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑھا کر لیا کرو۔ جیسے خالو جان پھُوپی امّاں۔ نانا جی۔ آپا جان اگر غصّہ میں آکر وہ تم کو کچھ بُرا بھلا کہیں تو تم ہرگز اُس کا جواب مت دو۔ اُلٹ کر اُن کو کچھ نہ کہو۔ اسی کا نام ادب ہے۔ اور یہ آدمی کے واسطے بہت ضروری ہے۔ فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُسکے مرتبہ کے موافق اس طرح القاب لکھو۔

القاب

عنایت فرمائے من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مشفقہ شفیقہ من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مہربانِ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (پھر اس طرح آداب لکھو)

بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھو۔ بعد سلام مسنون و شوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر خط کا مضمون لکھ دو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔ بلکہ ہر بات میں برابری کا خیال رکھو۔

خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ عہ یہ ہے نمونہ کے لئے دو پتے لکھے جاتے ہیں

بخدمت[۱] والا درجت معظم و محترم من جناب ڈاکٹر وحید الزمان صاحب دام ظلکم العالی

محلہ امین آباد۔ قریب مکان حکیم عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار۔ لکھنؤ۔

بمطالعہ[۲] برخوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالٰے در آید

چوک بر دوکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار۔ فیض آباد۔

عہ ڈاکخانہ کے لوگ خط بہ انگریزی میں پہنچنے کی جگہ کا نام لکھتے ہیں اسواسطے جس جگہ خط بھیجنا ہو اگر وہاں ڈاکخانہ ہو تو اسکے اور ضلع کے نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اگر وہاں ڈاکخانہ نہ ہو تو جہاں اس کا ڈاکخانہ ہے اس جگہ کے نام اور ضلع کے نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اور پتہ لکھنے کا بہت اچھا طریقہ یہ ہے کہ اوّل تو چھوٹے سے القاب کے ساتھ ان کا نام لکھ دو جن کے پاس خط جاتا ہے۔ پھر اُن کا عہدہ۔ پھر دوسری سطر میں محلہ کا نام اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام اور اگر وہاں ڈاکخانہ نہیں ہے تو دوسری سطر میں اس جگہ کا بھی نام لکھا جائے اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام ہو۔ پھر اگر خط کسی دوسرے صوبہ میں لکھنا ہے تو ضلع کے بعد صوبہ کا نام بھی ہونا چاہیئے اور اگر کسی دوسرے ملک میں خط لکھنا ہو تو سب سے اُوپر ٹکٹ کی برابر میں ملک کا نام لکھ دیا جائے اور کارڈ اور لفافہ پر پتہ ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے۔

گنتی عہ

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
ایک	۱	چھبیس	۲۶	اکیاون	۵۱	چھہتر	۷۶
دو	۲	ستائیس	۲۷	باون	۵۲	ستتر	۷۷
تین	۳	اٹھائیس	۲۸	ترپن	۵۳	اٹھتر	۷۸
چار	۴	انتیس	۲۹	چوّن	۵۴	اُناسی	۷۹
پانچ	۵	تیس	۳۰	پچپن	۵۵	اَسّی	۸۰
چھ	۶	اکتیس	۳۱	چھپن	۵۶	اکیاسی	۸۱
سات	۷	بتیس	۳۲	ستاون	۵۷	بیاسی	۸۲
آٹھ	۸	تینتیس	۳۳	اٹھاون	۵۸	تراسی	۸۳
نو	۹	چونتیس	۳۴	انسٹھ	۵۹	چوراسی	۸۴
دس	۱۰	پینتیس	۳۵	ساٹھ	۶۰	پچاسی	۸۵
گیارہ	۱۱	چھتیس	۳۶	اکسٹھ	۶۱	چھیاسی	۸۶
بارہ	۱۲	سینتیس	۳۷	باسٹھ	۶۲	ستاسی	۸۷
تیرہ	۱۳	اڑتیس	۳۸	تریسٹھ	۶۳	اٹھاسی	۸۸
چودہ	۱۴	انتالیس	۳۹	چونسٹھ	۶۴	نواسی	۸۹
پندرہ	۱۵	چالیس	۴۰	پینسٹھ	۶۵	نوّے	۹۰
سولہ	۱۶	اکتالیس	۴۱	چھیاسٹھ	۶۶	اکیانوے	۹۱
سترہ	۱۷	بیالیس	۴۲	سڑسٹھ	۶۷	بانوے	۹۲
اٹھارہ	۱۸	تینتالیس	۴۳	اڑسٹھ	۶۸	ترانوے	۹۳
انیس	۱۹	چوالیس	۴۴	اُنہتر	۶۹	چورانوے	۹۴
بیس	۲۰	پینتالیس	۴۵	ستّر	۷۰	پچانوے	۹۵
اکیس	۲۱	چھیالیس	۴۶	اکہتر	۷۱	چھیانوے	۹۶
بائیس	۲۲	سینتالیس	۴۷	بہتر	۷۲	ستانوے	۹۷
تیئیس	۲۳	اڑتالیس	۴۸	تہتر	۷۳	اٹھانوے	۹۸
چوبیس	۲۴	انچاس	۴۹	چوہتر	۷۴	ننانوے	۹۹
پچیس	۲۵	پچاس	۵۰	پچھتر	۷۵	سو	۱۰۰

عہ بچوں کو یہ باتیں سمجھا دی جاویں کہ اُردو میں اس علامت (۰) کو صفر کہتے ہیں صفر کے معنی خالی کے ہیں گنتی اس طرح یاد کراؤ۔ صفر۔ ایک۔ دو۔۔۔۔ اخیر تک ایک سے نو تک اکائیاں کہلاتی ہیں۔ اکائی کے معنی اکیلی چیز کے ہیں۔ اکائی نو ہی ہوتی ہیں دس اکائیوں کی ایک دہائی ہوتی ہے۔ دہائیاں بھی نو ہی ہوتی ہیں۔ دس دہائیوں کا ایک سیکڑہ ہوتا ہے۔ اکائی کے داہنی طرف ایک صفر دینے سے دہائی ہو جاتی ہے۔ جیسے (۱۰) (۲۰) (۳۰) (۴۰) اور دو صفر دینے سے سیکڑہ ہو جاتا ہے جیسے (۱۰۰) (۲۰۰) (۳۰۰) جس ہندسے کی داہنی جانب صفر لکھ دیا جاوے اُتنی ہی دہائیاں بن جاویں گی ایک صفر پر دہائی (۸۰) دو پر سیکڑہ (۱۰۰) تین پر ہزار (۱۰۰۰) ہو جاتا ہے اسی طرح دس ہزار۔ لاکھ دس لاکھ۔ کروڑ۔ دس کروڑ ارب کو سمجھ لیں۔

سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا یکایک اُس نے ایک بدلی میں یہ آواز سُنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالہ میں جمع ہو کر چلا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہولیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے اُسنے اس باغ والے سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سُنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سُنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے تو اُس میں کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہے، اس نے کہا جب تو نے پوچھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا میں اسکی کُل پیداوار کو دیکھتا ہوں اسمیں سے ایک تہائی خیرات کر دیتا ہوں ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچوں کیلئے رکھ لیتا ہوں، اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ فائدہ۔ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو اسکی اطاعت کرتا ہے اسکے کام غیب سے اس طرح سرانجام ہو جاتے ہیں کہ اسکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اللہ اسکا ہو گیا۔

دوسری کہانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک کوڑھی۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ خداوند تعالیٰ نے انکو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے۔ اُس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اُس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا۔ اُسی وقت چنگا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے۔ پس ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے۔ کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر پھیر دیا، فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے۔ اُس نے کہا گائے پس اسکو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہیئے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اُس فرشتے نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ درست کر دی۔ پھر پوچھا۔ تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا۔ بکری۔ پس

اسکو ایک گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اُسکے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں سے اور اسکی بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اُسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان چکپ گیا (ختم ہوگیا)۔ آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے خدا کے اور پھر تیرا۔ میں اُس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی، تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اُس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں وہ بولا یہاں سے چل دُور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں۔ تیرے دینے کی اسمیں گنجائش نہیں۔ فرشتہ نے کہا۔ شاید تجھ کو تو میں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے۔ اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اس نے کہا واہ کیا خوب۔ یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتہ نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اُسی پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا، اور کہا، میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ (ذریعہ) نہیں ہے۔ میں اسکے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اُس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اُس نے کہا بیشک میں اندھا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی، جتنا تیرا جی چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز میں تجھ کو منع نہیں کرتا۔ فرشتے نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی۔ خدا تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔

فائدہ۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا اُن سے ناراض ہوا۔ دُنیا اور آخرت دونوں میں نامراد رہے۔ اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں شاد و بامُراد ہوا۔

تیسری کہانی

ایک بار حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا۔ اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا۔ اسلیئے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرماویں اس نے طاق میں رکھ دیا۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے گھر میں سے جواب دیا خدا تجھ کو بھی برکت دے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے۔ وہ سائل چلا گیا

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ اُنھوں نے کہا ہاں ہے۔ اور خادمہ سے کہا۔ جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی، دیکھتی کیا ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام بھی نہیں ہے فقط ایک سفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا اسلئے وہ گوشت پتھر بن گیا فائدہ۔ غور کیجئے کہ خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اُس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح جو شخص سائل سے بہانہ کرکے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے جسکا یہ اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جاتی ہے چونکہ حضرتؐ کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت ہے اسلئے اس گوشت کی صورت کھلی نگاہوں میں بدل دی تاکہ اسکے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یاروں اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا، اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا۔ آپ کچھ تعبیر ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے۔ اس بیٹھے ہوئے کے گلے کو اس سے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے گلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور پھر وہ کلا اسکا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہی اور اسکے سر پر ایک شخص ہاتھ میں بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اُسکے سر پر دے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اسکے اٹھانے کے لئے جاتا ہے تو اب تک لوٹ کر اُسکے پاس نہیں آنے پاتا کہ اُسکا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھر اسکو اسی طرح پھوڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اور اوپر سے تنگ۔ اُس میں آگ جل رہی ہے اور اسمیں بہت سے ننگے مرد اور عورت بھرے ہوئے ہیں جس وقت وہ آگ اوپر کو اُٹھتی ہے اسکے ساتھ وہ سب اُٹھ آتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اسکے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر

ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارہ کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا اس شخص کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ پھر اپنی پہلی جگہ جا پہنچتا ہے۔ پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے اسی طرح پتھر مار کر اسکو ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے۔ اسمیں ایک بڑا درخت ہے اور اسکے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اسکے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اسکو دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اُوپر لے گئے اور ایک گھر درخت کے بیچ میں نہایت عمدہ بن رہا تھا اس میں لے گئے میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ اسمیں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھے۔ پھر اُس سے باہر لاکر اور اوپر لے گئے۔ وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اسمیں لے گئے۔ اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اُن دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھکو تمام رات پھرایا اب بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ اُنھوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اسکے کلے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی باتیں کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اسکے ساتھ قیامت تک یوں ہی کرتے رہینگے۔ اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو علم قرآن دیا۔ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اُسکے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ اور جنکو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنیوالے لوگ ہیں۔ اور جسکو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور اُن کے گرد اگرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے۔ اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے۔ اور پہلا گھر جسمیں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں پھر بولے سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو میرے اُوپر ایک سفید بادل نظر آیا۔ بولے کہ یہ تمہارا گھر ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑو میں اپنے گھر میں داخل ہوں۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہے پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو چکتی تو ابھی چلے جاتے فائدہ۔ جاننا چاہیئے کہ خواب انبیاء کا وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ اوّل جھوٹ کا کیسی سخت سزا ہے۔ دوسرے عالم بے عمل کا۔ تیسرے زنا کا۔ چوتھے سود کا۔ خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ۱۔ تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ۲۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اُسنے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اُسکی کوئی بی بی ہے۔ کوئی اسکے مقابل کا نہیں۔

عقیدہ ۳ - وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ ۴ - کوئی چیز اسکے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ ۵ - وہ زندہ ہے ہر چیز پر اُس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سُنتا ہے کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پُوجنے کے قابل ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے جسکی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنیوالا ہے دُعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اُسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اُس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں اُن کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہان میں جو کچھ ہوتا ہے اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بے اسکے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اسکو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اسمیں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ ۶ - اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی جا نہیں سکتی۔

عقیدہ ۷ - مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو اُن کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اسکا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے۔ یا اسکے کچھ مناسب معنے لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

عقیدہ ۸ - عالم (دنیا) میں جو کچھ بھلا بُرا ہوتا ہے سب کو خدا تعالےٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بُری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ ۹ - بندوں کو اللہ تعالےٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر

بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ ۱۰ - اللہ تعالےٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ ۱۱ - کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

عقیدہ ۱۲ - بہت سے پیغمبر اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی اُنکی پُوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے اُن کی سچائی بتانے کو اللہ تعالےٰ نے اُن کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ ۱۳ - سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم اُن سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ ۱۴ - پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۱۵ - ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۶ - اللہ تعالےٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ اُن کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُنکے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت میکائیل علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالےٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی اُن کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں اُنکے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ ۱۷ - مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دُنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں

ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۸۔ ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ۱۹۔ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۲۰۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ ۲۱۔ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ ۲۲۔ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ ۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داود علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ ۲۴۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے انکو صحابی کہتے ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اسکو بھول چوک سمجھے۔ ان کی کوئی برائی نہ کرے ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ ۲۵۔ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر رتبہ میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ۲۶۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

عقیدہ ۲۷۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اسکو جھٹلانا یا اسمیں عیب نکالنا یا اسکے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۲۸۔ قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کرکے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ ۲۹۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۰۔ گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اسکو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۳۱۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۲۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۳۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ ۳۴۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے یا انکے کافر ہونے کی خبر دی ہے۔ ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

عقیدہ ۳۵۔ جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اسکے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اسکے لئے سب طرح کی چین ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے میں پڑ کر سوتا رہتا ہے۔ اور اگر مردہ ایماندار نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالےٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اسکے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

عقیدہ ۳۷۔ مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اسکو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ ۳۸۔ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور

خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے۔ کانا دجال نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اسکے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر سے اُتریں گے اور اسکو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا اودھم مچاوینگے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۹۔ جب ساری نشانیاں پوری ہوجائینگی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صُور پھونکیں گے یہ صُور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صُور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے۔ تمام مخلوقات مرجاوے گی اور جو مرچکے ہیں اُنکی روحیں بیہوش ہوجاویں گی۔ مگر اللہ تعالےٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ ۴۰۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہوجاوے تو دوسری بار پھر صُور پھونکا جائے گا۔ اُس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجاوے گا۔ مُردے زندہ ہوجاوینگے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاوینگے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے برے عمل تولے جاوینگے اُنکا حساب ہوگا۔ بعضے بیحساب جنت میں جاوینگے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو حوض کوثر کا پانی پلاوینگے۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُل صراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جاوینگے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑینگے۔

عقیدہ ۴۱۔ دوزخ پیدا ہوچکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہونگے۔ خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ ۴۲۔ بہشت بھی پیدا ہوچکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مرینگے۔

عقیدہ ۴۳۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ ۴۴۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالےٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اسکے سوا اور گناہ جسکو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کردیوے گا۔

عقیدہ ۴۵۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسولؐ نے اُن کا بہشتی ہونا بتلادیا ہے اُن کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں

لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اسکی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۶۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالےٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اسکی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہونگی

عقیدہ ۴۷۔ دُنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ ۴۸۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اُسی کے موافق اُس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ ۴۹۔ آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالےٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

فصل

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے بُرے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے بیان کردیئے جائیں تاکہ لوگ اُن سے بچتے رہیں۔ اُن میں بعضے بالکل کفر اور شرک ہیں بعضے قریب کفر اور شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرضکہ سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب اُن چیزوں کا بیان ہوچکے گا تو اسکے بعد گناہوں سے جو دُنیا کا نقصان اور طاعت سے جو دُنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اسکو بیان کرینگے کیونکہ دُنیا کے نفع نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کُفر کو پسند کرنا۔ کُفر کی باتوں کو اچھا جاننا کسی دوسرے سے کُفر کی کوئی بات کرانا کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہوجاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دُنیا بھر میں مارنے کے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو بُرا سمجھنا اس میں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ اُن کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اسکو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اُس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اسکو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہوگئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا

یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ توپ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لئے اُن کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لئے اُسکے نار کا پوجنا۔ کسی کی دُہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بُلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بُری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو نحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ جاندار کی بڑی تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں اور بُری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اسکو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان کھانا مہندی مسی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دُوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح ختنہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور جیٹھ۔ پھوپی زاد۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا۔ گانا سُننا۔ ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اس پر خوش ہو کر انکو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا مہندی لگانا۔ آتشبازی ٹٹیوں وغیرہ کا سامان کرنا۔ فضول آرائش کرنا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بُلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔ سیانی سمجھدار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا۔ اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا۔ جس جگہ دولہا دولہن لیٹے ہوں اسکے گرد جمع ہو کر باتیں سُننا۔ جھانکنا۔ تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اسکو اوروں سے کہنا۔ مانجھے بیٹھانا اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جاویں۔ شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی میں چلا کر رونا۔ منہ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا۔ استعمالی گھڑے

توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اسکے بدن سے لگے ہوں سب کا دُھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا۔ حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا۔ سادی وضع کو معیوب جاننا۔ مکان میں تصویریں لگانا۔ خاصدان۔ عطردان۔ سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ لہنگا پہننا۔ مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔ اور مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن گودانا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹوٹکا کرنا۔ محض زیب و زینت کے لئے دیوارگیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے ملنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بُلاق پہنانا۔ ریشمی یا کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا۔ کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اسکا گوشت کھلانا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنی بیان کر دی گئیں

بعضے بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتیں جن کے اولاد نہیں ہوتی کسی کی سنوڑ میں بعضے ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اُسی خون میں داخل ہے۔ ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال و جائیداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اُڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا ظلم کرنا۔ کسی کو اسکے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا کی رحمت سے نا اُمید ہونا۔ وعدہ کر کے پُورا نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض مثل نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ چھوڑ دینا۔ قرآن شریف پڑھ کر بُھلا دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا کر دینا۔ کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار یا خدا کی پھٹکار۔ خدا کا دشمن وغیرہ کہنا۔ کسی کا گلہ شکوہ سُننا۔ چوری کرنا۔ بیاج لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔ جوا کھیلنا۔ بعضی عورتیں اور لڑکیاں بد بد کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جوا ہے۔ کافروں کی رسمیں پسند کرنا۔ کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجا سُننا۔ قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے مسخرا پن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

گناہوں سے بعضے دُنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیوں سے وحشت ہو جانا۔ خاصکر نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ دل میں صفائی نہ رہنا۔ دل میں اور بعضی دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔

توبہ کی توفیق نہ ہونا۔ کچھ دنوں میں گناہ کی بُرائی دل سے جاتی رہنا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔ دُوسری مخلوق کو اسکا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس پر لعنت ہونا۔ فرشتوں کی دُعا سے محروم رہنا۔ پیداوار میں کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اُسکے دِل سے نکل جانا۔ نعمتوں کا چھن جانا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطانوں کا مقرر ہو جانا۔ دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اسوجہ سے بے توبہ مر جانا۔

عبادت سے بعضے دُنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دُور ہونا۔ مُرادوں کے پُورے ہونے میں آسانی ہونا۔ لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالےٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلوں میں اسکی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اسکے حق میں شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہو جاوے تو اُس سے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔ آئندہ نسل میں بھی نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سُنانا۔ مبارکباد دینا۔ عُمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالےٰ کا غصّہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والی کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اُونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اُڑ کر اُوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔ اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کُلّی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف اُنگلی سے اپنے دانت صاف کرلے کہ سب میل کچیل جاتا رہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچاوے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جاوے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اُس سے اوپر پانی نہ لیجاوے۔ پھر تین دفعہ منہ دھوئے۔ سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لَو سے اُس کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہ جائے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ اور ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دُوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلالیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جاوے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کی طرف کا کلمہ کی اُنگلی سے اور کان کے اُوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے۔ پھر اُنگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ کان کے مسح

کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔ اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔ پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہیگی۔ ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ اُن کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن اُن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں اُنکے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں اُنکے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۔ وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے۔ اس میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۔ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا اور بسم اللہ کہنا اور کُلّی کرنا۔ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ مسواک کرنا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اسکے سوا اور باتیں ہیں وہ مستحب ہیں۔

مسئلہ ۳۔ جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دھل جاوینگے تو وضو ہو جاوے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضاء دُھل جاویں تو وضو ہو جاوے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا۔

مسئلہ ۴۔ سُنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اُوپر بیان کیا ہے اور اگر کوئی اُلٹا وضو کرلے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔

مسئلہ ۵۔ اسی طرح اگر بایاں ہاتھ بایاں پاؤں پہلے دھویا تب بھی وضو ہو گیا لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۶۔ ایک عضو کو دھو کر دُوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جاوے بلکہ اسکے سوکھنے سے پہلے پہلے دُوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دُوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۷۔ ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سُنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جاوے۔

مسئلہ ۸۔ وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۔ جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات چیت

دکرے بلکہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو۔ نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھووے اور منہ دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منہ پر نہ مارے۔ نہ پھنکار مار کر چھینٹیں اڑاوے اور اپنے منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے نہ بند کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوئے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔

مسئلہ۱۰۔ انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی اُنکے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے۔ اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو اُنکو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اُسوقت تو ہلانا مستحب ہے، اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے اور ہلائے پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ۱۱۔ اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اُسکو لوٹاوے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۱۲۔ کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اوپر ہی اوپر سے پانی بہا لیوے کہ افشاں نہ چھوٹنے پاوے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیئے۔

مسئلہ۱۳۔ جب وضو کر چکے تو سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(اے اللہ کر دے مجھکو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو گناہوں سے) پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو دونوں جہان میں) کچھ خوف نہیں۔ اور نہ وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے ۱۲)

مسئلہ۱۴۔ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

مسئلہ۱۵۔ اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر دوبارہ وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ۱۶۔ جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اُسوقت تک دُوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔ تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے۔ بغیر اسکے ٹوٹے دُوسرا وضو نہ کرے ہاں

اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اُس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دُوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

مسئلہ۱۷۔ کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی (اور اسکے نکال لینے سے ضرر ہوگا) تو اگر بے اسکے نکالے اُوپر ہی اُوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ۱۸۔ وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پُورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہیئے۔

مسئلہ۱۹۔ اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں۔ اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ۲۰۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو۔ یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اُوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں۔ پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیئے۔

مسئلہ۲۱۔ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیئے۔ اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

مسئلہ۲۲۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھپچیاں رکھ کے کھٹی بنا کر باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک کھٹی نہ کھول سکے کھٹی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے۔ اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کر لے۔

مسئلہ۲۳۔ کھٹی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری کھٹی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کرے تو جائز نہیں۔

مسئلہ۲۴۔ اگر کھٹی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا۔ اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے سارا وضو دُہرانا ضروری نہیں ہے۔

وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ۱۔ پاخانہ پیشاب اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اسمیں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کے گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا۔ یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا۔ البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔ تو اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور جو ذرا بھی بہ پڑا ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے سو اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اسکو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۵۔ کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔ یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اسکا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں جاتا اور جب ایسی جگہ پر آجاوے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ ۶۔ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اسکے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۷۔ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اسنے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جاوے گا جبکہ وہ خون بہ جائے۔

مسئلہ ۹۔ کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈالدی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ذرا سا نکلا پھر اسنے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جاتے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۲۔ کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۳۔ کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو۔ پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجاوے جسکا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر قے ہوئی اور اسمیں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منہ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور بھر منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے اور اگر قے میں نرا بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو بھر منہ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی قے ہو گئی۔ پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۷۔ لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جاوے تو وضو نہیں گیا۔ اور اگر سجدے میں سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سووے اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگاوے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۱۹۔ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا۔ اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر بیہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا۔ چاہے بیہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اسنے آپ بھی اپنی آواز سن لی اور اسکے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے

کھل کھلا کر ہنسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دیوے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسے یا سجدۂ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آوے تو وضو نہیں جاتا۔ ہاں وہ سجدہ اور نماز جاتی رہے گی جس میں ہنسی آئی۔

نوٹ: مسئلہ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ صفحہ ۷۳ پر درج ہے۔

۲۶ مسئلہ۔ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کے پھر تر کرنے کا حکم ہے۔

۲۷ مسئلہ۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اسکا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بدون لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔

۲۸ مسئلہ۔ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز نجس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے نجس نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جاوے اسکا دھونا واجب نہیں اور اگر بھر منہ قے ہوئی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اسکا دھونا واجب ہے، اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کر کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جاوے گا اسلئے چلو سے پانی لینا چاہیئے۔

۲۹ مسئلہ۔ چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر منہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے۔ اور جب بھر منہ ہو تو نجس ہے۔ اگر بے اسکے دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

۳۰ مسئلہ۔ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اسکا وضو باقی سمجھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے۔

۳۱ مسئلہ۔ جسکو وضو کرنے میں شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیئے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہوا تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا۔ البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اسکو کر لیوے۔

۳۲ مسئلہ۔ بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھو لے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔ دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جبکہ اسکو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں۔ ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اسکو دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو

ایسے تعویذ اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو۔ خوب یاد رکھو۔

غسل کا بیان

۱ مسئلہ۔ غسل کرنے والی کو چاہیئے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھووے۔ پھر استنجے کی جگہ دھووے۔ ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے۔ پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرے اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھو لیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاوینگے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھووے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے ایسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہ جاوے۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے اور پھر پیر دھووے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

۲ مسئلہ۔ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔

۳ مسئلہ۔ غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے۔ اس میں سے بعضی چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے۔ اور بعضی چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ فرض فقط تین چیزیں ہیں۔ ۱ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جاوے۔ ۲ ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہے۔ ۳ سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

۴ مسئلہ۔ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ اور غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے۔ اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔

۵ مسئلہ۔ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑی ہو کر نہاوے یا بیٹھ کر۔ اور چاہے غسلخانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ اور ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں یہ بڑی بری اور بے غیرتی کی بات ہے۔

۶ مسئلہ۔ جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اسوقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جاوے گی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ۔ اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اُسی کو دھولیوے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اُس جگہ بہانا چاہیئے۔ اور اگر کلی کرنا بھول گئی ہو تو اب کلی کرلے۔ اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے۔ غرضکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اُسکو کرلے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ۹۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھولیوے تب بھی غسل درست ہوگیا۔ لیکن جب اچھی ہو جاوے تو اب سر دھو ڈالے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰۔ پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ۱۱۔ اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔ اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے۔ اور اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگووے۔

مسئلہ۱۲۔ نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلّوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کرکے سوراخوں میں پانی ڈال لے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھلّے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے۔

مسئلہ۱۳۔ اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے۔ اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اسکو لوٹاوے۔

مسئلہ۱۴۔ ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی تو اسکے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے۔

مسئلہ۱۵۔ کان اور ناف میں بھی خیال کرکے پانی پہنچانا چاہیئے۔ پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ۱۶۔ اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہوگیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانے سے ہے۔ کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر ایسی طرح پانی پیوے کہ سارے منہ بھر میں پانی نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کرلینا چاہیئے۔

مسئلہ۱۷۔ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہوگیا۔

مسئلہ۱۸۔ اگر دانتوں کے بیچ میں ڈلی کا دھرا آ پھنس گیا تو اسکو خلال سے نکال ڈالے۔ اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ۱۹۔ ماتھے پر افشاں چنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند خوب چھڑا ڈالے اور افشاں دھو ڈالے اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اوپر ہی اوپر سے بہ جاوے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ۲۰۔ اگر مِسّی کی دھڑی جمائی ہے تو اسکو چھڑا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ۲۱۔ کسی کی آنکھیں دُکھتی ہیں اسلئے اسکی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر اسکو نہ چھڑاوے گی تو اسکے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اسکا چھڑا ڈالنا واجب ہے بے اسکے چھڑائے نہ وضو درست ہے نہ غسل۔

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں

مسئلہ۱۔ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوئیں اور تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو۔

مسئلہ۲۔ کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اُس سے اور گنے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

مسئلہ۳۔ جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی اور ایسا ہوگیا کہ اب بول چال میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اسکا کچھ اور نام ہوگیا تو اُس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور گلاب اور عرق گاؤزبان وغیرہ کہ اُن سے وضو درست نہیں ہے۔

مسئلہ۴۔ جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بو میں کچھ فرق آگیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اُس کا بہت خفیف سا رنگ آگیا۔ یا صابون پڑ گیا۔ یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ۵۔ اور اگر کوئی چیز پانی میں ڈالکر پکائی گئی اُس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدلا تو اُس پانی سے وضو درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہوجاتا ہے اور اسکے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے جیسے مُردہ نہلانے کے لئے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اسمیں کچھ حرج نہیں البتہ اگر اتنی زیادہ ڈالدیں کہ پانی گاڑھا ہوگیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ۶۔ کپڑا رنگنے کے لئے زعفران گھولا یا پڑیا گھولی تو اُس سے وضو درست نہیں۔

مسئلہ۷۔ اگر پانی میں دُودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آگیا تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہیں آیا

تو وضو درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اسکی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے۔ فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو اگر اسکے ہوتے ہوئے تیمم کرے گی تو تیمم نہ ہو گا۔

مسئلہ ۹۔ کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے۔

مسئلہ ۱۰۔ جس پانی میں نجاست پڑ جاوے اس سے وضو غسل کچھ درست نہیں۔ چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اسکے رنگ یا مزے یا بُو میں فرق نہ آئے۔ اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بُو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا اس سے وضو درست نہیں اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہالے جائے وہ بہتا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔

مسئلہ ۱۱۔ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں اگر اسمیں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مُردہ کتّا تو جدھر پڑا ہو اُس طرف وضو نہ کرے۔ اسکے سوا اور جس طرف چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دہ در دہ کے مثل ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالا چلا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے ملکر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آجاوے۔

مسئلہ ۱۵۔ دہ در دہ حوض میں جہاں پر دھوون گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھالیوے تو بھی جائز ہے

مسئلہ ۱۶۔ اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالدے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اسکے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اسلئے جب تک کوئی اور پانی ملے اسکے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے

مسئلہ ۱۷۔ جس پانی میں ایسی جاندار چیز مر جاوے جسکے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا یا باہر مرکر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، تتیا، بچھو، شہد کی مکھی یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو۔

مسئلہ ۱۸۔ جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو اسکے مرجانے سے پانی خراب نہیں ہوتا پاک رہتا ہے جیسے مچھلی، مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مرجائے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اسکے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اسکے مرنے سے لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اسکے مرنے سے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہو جاوے گی۔

فائدہ۔ دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اسکی انگلیوں کے بیچ میں جھلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں

مسئلہ ۱۹۔ جو چیز پانی میں رہتی ہو لیکن اسکی پیدائش پانی کی نہ ہو اسکے مرجانے سے پانی خراب و نجس ہو جاتا ہے جیسے بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح الگ مرکر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مرکر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں ملجاوے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اسکا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں البتہ وضو اور غسل اس سے کرسکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اسلئے اُس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۔ مردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کرلیں کہ پانی مرجاوے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔ اور مشک وغیرہ بنا کر اسمیں پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ کتّا، بندر، بلی، شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔ البتہ ذبح کرنے سے انکا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۴۔ مُردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہو گا۔ البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مُردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲۵۔ آدمی کی بھی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہیئے۔

کنوئیں کا بیان

مسئلہ ۱۔ جب کنوئیں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت۔ سارا پانی نکالنا چاہیئے۔ جب سارا پانی نکل جاوے گا تو پاک ہو جاوے گا۔ کنوئیں کے اندر کے کنکر، دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاوینگے۔ اسی طرح رسّی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہونے سے آپ

ہی آپ پاک ہو جاوے گا۔ ان دونوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ۔ سب پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مسئلہ ۲۔ کنوئیں میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا۔ اور مرغی اور بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے۔ اور سارا پانی نکالنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۔ کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کر دے یا کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۴۔ اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنوئیں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی جاندار چیز کنوئیں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جاتے چاہے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا۔ تو اگر چوہا یا گوریا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیئے۔

مسئلہ ۶۔ اگر چوہا، گوریا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے۔ اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے۔ لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی نکالنا شروع کریں۔ اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ چوہا نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مسئلہ ۷۔ بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اسکا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اسکے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکال دینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۹۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہیئے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں۔ اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جتنے ڈول پانی آتا ہو گا اسی کے حساب سے کھینچا جاوے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کنوئیں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکلتا آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اسوقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکال ڈالیں۔

فائدہ۔ پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم لگاتار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کتنا پانی کم ہوا۔ اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگا لو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اسکا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اندازہ

کرالو جتنا وہ کہیں نکلوا دو۔ اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔

مسئلہ ۱۱۔ کنوئیں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنوئیں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دہراویں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر ان کو دھونا چاہیئے۔ اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہیئے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہراویں۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنوئیں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے۔ اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنوئیں میں اترا اور اسکے بدن اور کپڑے پر آلودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہو گا۔ ایسے ہی اگر کافر اترے اور اسکے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جاوے گا اور سب پانی نکالنا پڑے گا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا لیکن اگر دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ کنوئیں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۴۔ چوہے کو بلی نے پکڑا اور اسکے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنوئیں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۱۵۔ چوہا نابدان میں سے نکل کر بھاگا اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنوئیں میں گر پڑا تو سب پانی نکالا جاوے چاہے چوہا کنوئیں میں مر جاوے یا زندہ نکلے۔

مسئلہ ۱۶۔ چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جاوے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اسکی دم گرنے سے بھی سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۱۷۔ جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے۔ اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ چیز کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا، ناپاک گیند، ناپاک جوتا، تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہے اسوقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب یہ یقین ہو جائے اسوقت سارا پانی نکالدیں کنواں پاک ہو جائیگا

مسئلہ ۱۸۔ جتنا پانی کنوئیں میں سے نکالنا ضرور ہو چاہے ایک دم سے نکالے چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱۔ آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بددین ہو، یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس میں ہو ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اسکے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲۔ کتے کا جھوٹا نجس ہے۔ اگر کسی برتن میں منہ ڈالدے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا۔ دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھووے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے۔

مسئلہ ۳۔ سور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کے کھانیوالے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ ۴۔ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ تو اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کر لے۔

مسئلہ ۵۔ دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۔ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاوے گا۔ اور جو تھوڑی دیر ٹھیر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ ۷۔ کھلی ہوئی مرغی جو ادھر ادھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اسکا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور جو مرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸۔ شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔ لیکن جو پالتو ہو اور مردار نہ کھانے پاوے نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو اسکا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ ۹۔ حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر چوہا روٹی کتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے۔

مسئلہ ۱۲۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے۔ سو اگر کہیں فقط گدھے خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اسکے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے۔ اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں۔ لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اسکو دھو ڈالنا چاہیئے۔ اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور برا کیا۔

مسئلہ ۱۵۔ غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کے لئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اسکا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں

تیمّم کا بیان

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اسنے ایک میل شرعی کے اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اسکو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے۔ بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

فائدہ۔ میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اس کا آٹھواں حصہ یہ سب ملکر ایک میل شرعی ہوتا ہے

مسئلہ ۲۔ اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تھوڑی دور جانے کے لئے نکلی ہو۔

مسئلہ ۴۔ اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اس لئے کنوئیں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھووے اور سر کا مسح کر لیوے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں

چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کر لے۔

مسئلہ ۶۔ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دُور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے ناجائز اور حرام ہے۔ برقع اوڑھ کر یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے۔ البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور اُن کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔

مسئلہ ۸۔ جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے جتنے دن گذر جائیں کچھ خیال و وسوسہ نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اُتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۹۔ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔ اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کٹتی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جاوے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لیوے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور وہاں سے پانی قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ جب معلوم ہو تو دُہرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جاوے گا تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیوے گا تو بے مانگے بھی تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اُس نے دے دیا تو نماز کو دُہرانا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمیوں کو کھول کر اُس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے۔ چوڑیوں کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے۔ انگلیوں میں خلال کر لیوے۔ جب یہ دونوں چیزیں کر لیں تو تیمم ہو گیا۔

مسئلہ ۱۸۔ مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور منہ پر بھبھوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے۔

مسئلہ ۱۹۔ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی ریت، پتھر، گچ، چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو وغیرہ۔ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اُس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، رانگا، گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اُسوقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اُس پر تیمم درست ہے، اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اُس پر تیمم درست نہیں۔ اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ تانبے کے برتن تکیے اور گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر اُس پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اُڑتی ہے اور ہتھیلیوں میں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے۔ اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اُس میں پانی بھرا ہوا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اس پر لک پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے۔ بلکہ اگر پانی سے خوب دُھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اُس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۔ کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے، مگر مناسب نہیں اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جاوے تو اس سے تیمم کر لے۔ البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اُسوقت جس طرح

بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کرلے نماز نہ قضا ہونے دے۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں۔ جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۔ جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اسکو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر کسی کو بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہوگا کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۔ تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتی ہوں تو تیمم ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ اگر قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کے لئے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۔ کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہو گئی۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جاوے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ ۳۲۔ پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳۳۔ اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرلے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جاوے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل چل دیوے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۳۵۔ اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب نماز کا دہرانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۶۔ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا۔ اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا۔ اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۸۔ اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر رستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا لیکن ریل پر سے نہ اتر سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جاوے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۔ پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا۔ پھر ایسی بیماری ہو گئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے۔ پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔ پھر سے تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۱۔ اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا۔ لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوئی اسلئے اس کو تیمم کر لینا چاہیئے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے۔ پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا۔ تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لیوے اور وضو کے لئے تیمم کرلے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کرلے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ۔ اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر موزہ اتار کر پیر دھو لیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح اگر بغیر وضو کئے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں اُتار کر پیر دھونا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۔ مسافرت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے، اور جو مسافرت میں نہ ہو اس کو ایک دن اور ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹا ہے اُس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا جس وقت موزہ پہنا ہے اس کا اعتبار نہ کرینگے۔ جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کے وقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے۔ اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نہانا واجب ہوگیا تو موزہ اُتار کر نہاوے غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۵۔ موزہ کے اُوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔

مسئلہ ۶۔ موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے۔ انگلیاں تو سموچی موزہ پر رکھ دیوے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر ان کو کھینچکر ٹخنے کی طرف لیجاوے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دیوے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جاوے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر کوئی اُلٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچکر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمباؤ میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے، لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۸۔ اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے اغل بغل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹۔ اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو مسح درست نہیں ہوا البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو درست ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے۔ اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲۔ ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۔ جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اُتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اُسنے موزے اُتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر ایک موزہ اُتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اُتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر مسح کی مدت پوری ہوگئی تو بھی مسح جاتا رہا۔ اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اُتار کر دونوں پاؤں دھوئے پورے وضو کا دہرانا واجب

نہیں۔ اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اُتار کے پورا وضو کرے۔

مسئلہ ۱۶۔ موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اسلئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا دوسرا موزہ بھی اُتار ڈالے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھووے۔

مسئلہ ۱۷۔ جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر موزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے۔ اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تو تین انگلیوں کے برابر پیر دکھلائی دیتا ہے اور یُوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۱۹۔ اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں۔ اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گذرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہوگئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہے اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گذر جاوے تو مدت ختم ہو چکی۔ پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے۔

مسئلہ ۲۱۔ اور اگر مسافرت میں مسح کرتی تھی پھر گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اُتار دے اب اس پر مسح درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کر لے۔ اس سے زیادہ تک مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر جراب کے اُوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے البتہ اگر اُن پر چمڑہ چڑھا دیا گیا ہو یا سارے موزہ پر چمڑہ نہ چڑھایا ہو بلکہ مردانہ جوتہ کی شکل پر چمڑا لگا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور اُن کو پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان سب صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔

وضو کی توڑنے والی چیزوں کے بیان (بقیہ صفحہ ۵۸)

مسئلہ ۲۲۔ مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یُوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آجاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۔ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اسکے

نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اُوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام ملجاوے اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملادیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت بُرا اور گناہ ہے۔ دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ ۱۔ سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہے، چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

تنبیہ۔ جوانی کے جوش کے وقت اوّل اوّل جو پانی نکلتا ہے اُسکے نکلنے سے جوش زیادہ ہوجاتا ہے کم نہیں ہوتا اسکو مذی کہتے ہیں اور خوب مزا آکر جب جی بھر جاتا ہے اسوقت جو نکلتا ہے اسکو منی کہتے ہیں۔ اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوجاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے اور چھپ جاوے تو بھی غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو۔ اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے، لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۴۔ جو خون ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں جب یہ خون بند ہوجاوے تو غسل کرنا واجب ہے، اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں اسکے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (۱) جوش کے ساتھ منی نکلنا (۲) مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا (۳) حیض اور (۴) نفاس کے خون کا بند ہوجانا۔

مسئلہ ۵۔ چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کیلئے اُس سے غسل کرانا چاہیئے۔

مسئلہ ۶۔ سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزا بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے، اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کرلیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے اور اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہوگیا پھر نہانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸۔ بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ ۹۔ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اُٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو۔ تو دونوں نہالیویں احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کی منی ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ جب کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو اُس کو غسل کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ جب کوئی مردے کو نہلاوے تو نہلانے کے بعد غسل کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانے کے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھولیوے اور کلّی کرلیوے تب کھاوے پیوے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالےٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا، درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاء اللہ حیض کے باب میں اچھی طرح بیان کرینگے وہاں دیکھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۔ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔